غیر معروف مگر صحیح یا حسن

200

احادیث مبارکہ

جنھیں شاید آپ نے پڑھا، سنا نہ ہو!!

محمد نعمان فاروقی

بن مولانا محمد ادریس فاروقی بن مولانا حافظ محمد یوسف

بن مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ

200
احادیث مبارکہ

مسلم پبلیکیشنز

تاسیس: مولانا حکیم عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ بنام "مسلمان کمپنی" 1921ء
بانی و مدیر ہفت روزہ "مسلمان"

تجدید: مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی رحمہ اللہ بنام "مسلم پبلی کیشنز" 1970ء
بانی و سابق چیف ایڈیٹر ماہنامہ ضیائے حدیث، لاہور

کتاب:

200 احادیث مبارکہ

تالیف:

محمد نعمان فاروقی

ایڈیشن:
مارچ 2015ء

12 عثمان غنی روڈ، سنت نگر، لاہور 042-37249678
25 بادیہ حلیمہ سنٹر، اردو بازار، لاہور 042-37310022
0322-4044013 | 0321-4259678

احادیث عام کرنے والے کے لیے

دعائے نبوی ﷺ

«نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا

فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ»

”اللہ اس شخص کو تر وتازہ اور شاد رکھے جو ہم سے حدیث سن

کر یاد کرتا ہے، پھر اسے (دوسروں تک) پہنچا دیتا ہے۔“

[سنن أبي داود، حديث: 3660]

فہرست

عرض ناشر و مؤلف

اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ کی خدمت کی توفیق بخشی۔ یہ کاوش کوئی بڑی اور غیر معمولی حیثیت نہیں رکھتی مگر انفرادیت کی حامل ضرور ہے۔ کتب حدیث کے علاوہ کوئی ایسا مجموعہ جس میں صحیح یا حسن روایات کو جمع کیا گیا ہو اور وہ ایسی احادیث مبارکہ پر مشتمل ہو جو عام طور پر پڑھنے سننے میں نہ آتی ہوں، مجھے نظر نہیں آیا۔ اشاعتِ حدیث کا یہ جذبہ اللہ کے فضل و کرم سے آباء و اجداد کی دعاؤں اور راہ نمائیوں سے پنپتا رہا۔ میں آپ کو اپنے پڑدادا جان مولانا حکیم ابوالوحید عبدالمجید خادم سوہدروی رحمہ اللہ کے کم و بیش 60 سال پہلے کے لکھے ہوئے احساسات کی طرف لیے چلتا ہوں:

''...... ان حالات کی موجودگی میں ہمیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اگر ہماری غفلت کا یہی حال رہا تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ آنے والی نسلیں حدیث شریف کے نام سے بھی ناآشنا ہو جائیں گی اور وہ یہ بھی نہ سمجھ سکیں گی کہ حدیث کسے کہتے ہیں اور اس کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟ اس لیے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ مسلمان بچوں میں یہ شوق پیدا کیا جائے اور علوم حدیث کے متعلق آسان اور چھوٹی چھوٹی کتابوں کا سلسلہ شروع کر دیا جائے......''

یہی جذبہ دادا جان مولانا حکیم حافظ محمد یوسف سوہدروی رحمہ اللہ میں بھی تھا کہ وہ ''قوانین فطرت'' رسالے کے ذریعے سے اسلامی تعلیمات عام کرتے رہے اور اس

کے بعد والد گرامی مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی رحمہ اللہ ''ضیائے حدیث'' کے نام سے ایک گرانقدر رسالے کے اجراء میں کامیاب رہے اور اشاعت کرتے رہے۔ زیر نظر کتاب بھی دراصل اسی ''ضیائے حدیث'' کے قسط وار سلسلے: ''غیر معروف مگر صحیح یا حسن احادیث'' کا مجموعہ ہے۔ احادیث کی تصحیح و تحسین میں زیادہ تر انحصار علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر کیا گیا ہے۔ اور کچھ نہ کچھ مسند احمد کی تحقیقی کمیٹی پر بھی جس کا اشراف الشیخ عبدالقادر ارناؤوط حفظہ اللہ نے کیا ہے۔

اس کتاب کو دلچسپ اور اپیل کرنے والی ہیڈنگز سے مزین کیا گیا ہے۔ اسلوب آسان سے آسان تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

میرے خیال میں احادیث مبارکہ کو عام کرنے کا یہ ایک مناسب سلسلہ ہوگا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے پوری امید رکھتے ہیں کہ وہ اس کی برکات سے ہم سب کو نوازے گا۔

آخر میں جہاں میں اپنے آباء و اجداد اور سلف صالحین کے لیے دعا گو ہوں وہاں میں دادا جان کے بھائی حافظ عبدالوحید سوہدروی اور جناب حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمتِ دین اور درازی عمر کی دعا کرتا ہوں۔ اسی طرح رفیق ادارہ حافظ فاروق عبداللہ حفظہ اللہ، محترم محمد رمضان شاد اور محترم عبدالخالق کا بھی شکر گزار ہوں۔ اور اپنی والدہ محترمہ کا بھی از حد شکر گزار ہوں جو ہر لمحے میرے لیے دعا گو رہتی ہیں اور اہلیہ کا بھی جو مجھے ماحول اور وقت فراہم کرتی ہیں۔

محمد نعمان فاروقی

ڈائریکٹر مسلم پبلی کیشنز، لاہور

فروری 2015ء / جمادی الاولیٰ 1436ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

غیر معروف احادیث...... اور اسلاف کا شوق

سیدنا ابوسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم حمص کی مسجد میں بیٹھے تھے۔ وہاں سے ایک صاحب گزرے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ شخصیت ہیں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ابوسلام کہتے ہیں: میں اٹھا اور ان سے سوال کیا کہ کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مگر وہ حدیث لوگوں میں عام نہ ہو، وہ صرف آپ کے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہو۔ وہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمْسِي أَوْ يُصْبِحُ:

''جو بھی مسلمان شام یا صبح کے وقت یہ کلمات ادا کرے: «رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا» ''میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں۔'' «وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا» ''اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔'' «وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا» ''اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔'' إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ''تو اللہ پر حق ہے کہ وہ روزِ قیامت ایسے شخص کو راضی کردے۔''

[مسند أحمد: 367/5]

2

ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اچھا کیا ہے

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص (دوسری کوئی) نماز پڑھنے کے لیے فوراً کھڑا ہوگیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا تو اس سے کہا: بیٹھ جاؤ! اہل کتاب ہلاک ہوئے کہ ان کے ہاں (ایک نماز کا دوسری) نماز کے درمیان فاصلہ نہیں تھا۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَحْسَنَ ابنُ الْخَطَّابِ»

''ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اچھا کیا ہے۔''

[مسند أحمد:5/367، وسنن أبي داود، حديث:1007]

3

پہلوں جیسا اجر لینے والے خوش نصیب!

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُجُورِ أَوَّلِهِمْ، يُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ»

''یقیناً میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جنھیں پہلے لوگوں جیسا اجروثواب ملے گا (ان کا کام یہ ہوگا کہ) وہ برائی کو برائی سمجھ کر اس سے روکتے ہوں گے۔''

[مسند أحمد:5/375، والسلسلة الصحيحة، حديث:1700]

4

واہ بھئی واہ!

فرمان نبوی ﷺ ہے:

«بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَّا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ»

''واہ بھئی واہ!! پانچ چیزیں میزان میں کس قدر بھاری ہیں!''

ایک صحابی نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ فرمایا:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى فَيَحْتَسِبُهُ وَالِدُهُ»

① لا الٰہ الا اللہ

② اللہ اکبر

③ سبحان اللہ

④ الحمد للہ

⑤ اور نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور اس کا والد اسے ذخیرہ آخرت سمجھے۔

[مسند أحمد:366/5]

5

اللہ اپنے پیاروں کو آگ میں نہیں ڈالے گا!!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی جگہ سے گزر رہے تھے۔ راستے میں ایک بچہ آ گیا۔ اس بچے کی ماں نے جب لوگوں کو آتے دیکھا تو اسے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں میرا بچہ قافلے کے نیچے ہی نہ روندا جائے! وہ دوڑی اور اس نے فوراً اپنے بچے کو اٹھا لیا اور میرا بیٹا!! میرا بیٹا!! پکارتی رہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ عورت اپنے بیٹے کو تو کبھی آگ میں نہیں ڈالے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا، وَلَا يُلْقِي اللّٰهُ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ»

"نہیں! کبھی نہیں۔ اور اللہ بھی اپنے پیاروں کو آگ میں نہیں ڈالے گا۔"

[مسند أحمد:235/3]

6

بالوں کی دیکھ بھال

نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«إِنِ اتَّخَذْتَ شَعْرًا فَأَكْرِمْهُ»

"اگر آپ نے بال رکھنے ہیں تو پھر ان کی دیکھ بھال بھی کیا کریں۔"

[شعب الإيمان :426/8، حديث:6038، والسلسلة الصحيحة، حديث:2252]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دعا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان تھے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا اور سورۂ نساء کی تلاوت کر رہا تھا۔ آیت نمبر 100 کے سرے پر رکا اور نماز ہی میں دعا کرنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مانگو تمھیں دیا جائے گا۔ مانگو تمھیں دیا جائے گا۔'' پھر فرمایا: جسے چاہت ہو کہ قرآن مجید کو اس طرح پڑھے جس طرح تازہ بہ تازہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت میں پڑھے۔ (نبی ﷺ کی اس گفتگو کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نہیں سنا تھا) اگلے دن صبح سویرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نبوی خوشخبری دینے کے لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچ گئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ گزشتہ رات آپ نے اللہ سے کیا دعا مانگی تھی؟ وہ کہنے لگے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ»

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو مجھ سے کبھی علیحدہ نہ ہو، ایسی نعمتیں جو فنا نہ ہوں اور خلد بریں میں محمد کریم ﷺ کی رفاقت۔''

[مسند أحمد: 454/1]

8

اہل بیت رضی اللہ عنہم سے بغض کی سزا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَبْغَضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ہم، اہل بیت سے جس نے بھی بغض رکھا اللہ یقیناً اسے آگ میں داخل کرے گا۔''

[المستدرك للحاكم: 150/3، حديث: 4717، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2488]

9

عروج وزوال

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی جو مقابلے میں کبھی پیچھے نہ رہی تھی۔ ایک دن ایک دیہاتی اپنا اونٹ (مقابلے کے لیے) لے کر آیا تو وہ دوڑ میں عضباء سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ چیز بہت گراں گزری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ»

''اللہ تعالیٰ کا یہ ثابت شدہ فیصلہ ہے کہ دنیا کی جو بھی چیز سربلند ہوتی ہے، اللہ اسے پست کر دیتا ہے۔''

[صحيح البخاري، حديث: 6501]

10

شراب، کتنے لوگوں کی لعنت کا باعث؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَعَنَ الْخَمْرَ، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَسَاقِيَهَا وَمُسْقِيَهَا»

''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اللہ عزوجل نے شراب پر (اور اس کی وجہ سے حسب ذیل لوگوں پر) لعنت فرمائی ہے:

1. (دوسروں کے لیے) شراب نچوڑنے (تیار کرنے) والے پر۔!
2. اپنے لیے شراب نچوڑنے والے پر۔
3. شراب پینے والے پر۔
4. اٹھانے (لوڈنگ ان لوڈنگ کرنے) والے پر۔
5. جس کی طرف شراب لے جائی جارہی ہو اس پر۔
6. شراب فروخت کرنے والے پر۔
7. شراب خریدنے والے پر۔
8. شراب پیش کرنے والے پر۔
9. شراب پلانے (کا انتظام کرنے) والے پر۔''

[مسند أحمد: 316/1، والسلسلة الصحيحة، حديث:839]

11

سفارش کو سود میں نہ بدلیں!!

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ، فَأُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا، فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا»

”جس نے اپنے مسلمان بھائی کی سفارش کی، اس کے نتیجے میں اسے کوئی ہدیہ دیا گیا اور اس نے قبول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر آیا۔“

[سنن أبي داود، حديث:3541، والسلسلة الصحيحة، حديث:3465]

12

جنتیوں کے لباس کہاں سے......؟

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا»

”طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے جو سو سال کی مسافت کے بقدر (لمبا چوڑا) ہوگا۔ جنتیوں کے ملبوسات اسی درخت کے شگوفوں سے نکلیں گے۔“

[مسند أحمد: 71/3، والسلسلة الصحيحة، حديث:1985]

پہلی امتوں کی خامیاں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَيُصِيبُ أُمَّتِي دَاءُ الْأُمَمِ»

”میری امت سابقہ امتوں کی بیماریوں میں مبتلا ہوگی۔“

صحابہ نے عرض کی کہ سابقہ امتوں کی بیماریاں کیا ہیں؟ فرمایا:

① اَلْأَشَرُ: خود پسندی، ڈھینگیں مارنا۔

② وَالْبَطَرُ: غرور و تکبر۔

③ اَلتَّكَاثُرُ: کثرت و اضافے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔

④ اَلتَّنَاجُشُ فِي الدُّنْيَا: دنیاداری میں ایک دوسرے سے بڑھ کر دھوکا وغیرہ دینا۔

⑤ وَالتَّبَاغُضُ: آپس میں بغض رکھنا۔

⑥ وَالتَّحَاسُدُ: باہم حسد کا شکار ہو جانا حتی کہ ظلم و ستم ہونے لگ جانا۔

[المستدرك للحاكم: 4/168، والسلسلة الصحيحة، حديث: 680]

14

اسلحے کا رخ بھائی کی طرف اور فرشتوں کی لعنت شروع

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَضَعَهَا، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ»

"جو شخص لوہے (کے کسی ہتھیار وغیرہ) کا اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف رخ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اس لوہے کو رکھ نہیں دیتا۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔"

[صحيح مسلم، حديث:2616]

15

فضیلت کی وجہ: دین اور عمل

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلٰى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِالدِّينِ، أَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ»

"کسی پر کسی کی فضیلت کا باعث محض دین ہے یا پھر نیک عمل۔"

[مسند أحمد: 4/145، والسلسلة الصحيحة، حديث:1038]

بچوں کا نام پوچھنے کی سنت!

سیدنا ابوسبرہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسبرہ سے پوچھا:

«مَا اسْمُ ابْنِكَ؟»

''آپ کے بیٹے کا نام کیا ہے؟''

عرض کی: عزیز۔

فرمایا: «لَا تُسَمِّهِ عَزِيزًا وَّلٰكِنْ سَمِّهِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ»

''اس کا نام ''عزیز'' نہیں بلکہ عبدالرحمٰن رکھو۔''

پھر فرمایا:

«إِنَّ خَيْرَ الْأَسْمَاءِ: عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَالْحَارِثُ»

''یقیناً عبداللہ، عبدالرحمٰن اور حارث بہترین نام ہیں۔''

[مسند أحمد: 4/178]

نوٹ: حارث کا مطلب کمائی کرنے والا ہے۔

17

جنھیں دیکھ کر اللہ کی یاد آئے

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا:

«اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» ''کیا میں تمھیں بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟''

صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ»

''تم میں سے بہترین افراد وہ ہیں جنھیں دیکھ کر اللہ کی یاد آئے۔''

[سنن ابن ماجہ، حدیث: 4119]

18

امت سے خدشات

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِمَّا أَخْشٰى عَلَيْكُمْ بَعْدِي بُطُونَكُم، وَفُرُوجَكُمْ، وَمُضِلَّاتِ الْأَهْوَاءِ»

''مجھے اپنے بعد تمھارے پیٹوں (حلال و حرام کی تمیز کے بغیر زیادہ کھانے)، تمھاری شرمگاہوں (کے ناجائز استعمال) کا اور گمراہ کن خواہشات میں پڑ جانے کا بہت زیادہ خدشہ ہے۔''

[كتاب السنة لابن أبي عاصم، حديث: 14]

فتنوں کا دور......لکڑی کی تلوار

عُدَیسہ بنت اہبان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو میرے والد کے ہاں بھی تشریف لائے اور ان سے کہنے لگے: ابو مسلم !ان (شامی) لوگوں کے خلاف آپ میری مدد نہیں کریں گے۔ عدیسہ کہتی ہیں کہ میرے والد نے عرض کی: کیوں نہیں! پھر انھوں نے اپنی چھوٹی بچی کو آواز دی اور اس سے کہا: بیٹی میری تلوار لانا۔ وہ تلوار لے آئی۔ انھوں نے وہ تلوار تقریباً ایک بالشت میان سے باہر نکالی تو وہ لکڑی کی تھی، پھر کہنے لگے: میرے انتہائی پیارے دوست اور آپ کے چچا کے بیٹے، یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا:

«إِذَا كَانَتِ الفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَاتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ»

''جب مسلمانوں کے درمیان فتنہ پھوٹ رہا ہو تو تم لکڑی کی تلوار تھام لینا۔'' لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس طرح آپ کے ساتھ چل نکلتا ہوں!! سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''مجھے آپ کی اور آپ کی تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔''

[سنن ابن ماجه، حديث: 3960، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1380]

20

شدید سردی ہوتو نماز کا کیا کریں؟

سیدنا نعیم نحام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سرد ترین صبح تھی۔ صبح کی اذان ہوئی، میں اس وقت اپنی اہلیہ کے کمبل میں تھا تو میں نے کہا: کاش مؤذن یہ ندا بھی دے دے:

«وَمَنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ»

''جو کوئی بیٹھ رہے (مسجد میں نہ آئے) تو کوئی حرج نہیں۔''

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہی ندا دے دی:

«وَمَنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ»

''جو کوئی مسجد نہ آئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث:2605]

21

باپ بیٹے کے درمیان نہ بیٹھیں!

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَجْلِسُ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَابْنِهِ فِي الْمَجْلِسِ»

''کوئی شخص کسی آدمی اور اس کے بیٹے کے درمیان مجلس میں نہ بیٹھے۔''

[المعجم الأوسط:4/358، والسلسلة الصحيحة، حديث:3556]

اپنا مال اچھا لگتا ہے یا وارث کا؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ»

''تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ اسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو؟''

عرض کی گئی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے کہ اسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز تر ہو۔ فرمایا:

«اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُم أَحَدٌ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، مَا لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ»

''اچھی طرح جان لو! تم میں سے ہر ایک اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کے مال کو عزیز سمجھتا ہے۔ تمھارا مال بس وہ ہے جو تم نے اپنے لیے آگے بھیج دیا اور تمھارے وارثوں کا مال وہ ہے جو تم نے (اپنے بعد) پیچھے رہنے دیا۔''

[مسند أحمد: 382/1]

23

اہلیہ کو پانی پلانے کا بھی اجر ہے

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَاسَقَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ الْمَاءَ أُجِرَ»

”ایک شخص جب اپنی اہلیہ کو پانی پلاتا ہے تو وہ اس پر بھی اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے۔“

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد سیدنا عرباض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنی اہلیہ کے پاس گیا اور اسے پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا تھا وہ بھی اسے سنایا۔

[مسند أحمد: 128/4]

محترم! آپ بھی اٹھیں، اجر کمائیں اور اہلیہ کا دل بھی جیتیں۔

24

تمھاری کوئی ضرورت تو نہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خادم سے جو باتیں کرتے تھے، ان میں سے یہ بھی تھی:

«أَلَكَ حَاجَةٌ» ”تمھیں کچھ چاہیے تو نہیں؟“

[مسند أحمد: 500/3، وصحيح الجامع الصغير، حديث: 4836]

بہترین اور بدترین لوگ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ: إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهِ، أَوْ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، أَوْ عَلٰى قَدَمَيْهِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ»

''کیا میں تمھیں اچھے اور برے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں!! اچھے لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو اپنے اونٹ یا گھوڑے پر یا پیادہ ہی اللہ کے راستے میں کسی کام میں لگا رہتا ہے حتی کہ اسے موت آجاتی ہے۔''

«وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ: رَجُلًا فَاجِرًا جَرِيئًا، يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَرْعَوِي إِلٰى شَيْءٍ مِنْهُ»

''اور برے لوگوں میں سے وہ شخص ہے جو بڑا فاجر اور جسارت کرنے والا ہوتا ہے وہ کتاب اللہ تو پڑھتا ہے مگر اس کے کسی حکم پر عمل کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔''

[مسند أحمد: 3/41، 57]

26

میں ان کی مخالفت کو پسند کرتا ہوں!

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہفتے اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

«هُمَا يَوْمَا عِيدِ الْمُشْرِكِينَ فَأُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ»

''یہ دونوں مشرکین (یہود ونصاریٰ) کے عید اور خوشی کے دن ہیں، لہٰذا میں ان کی مخالفت کرنے کو پسند کرتا ہوں۔''

[المعجم الكبير للطبراني: 115/17، حديث: 19110، وصحيح الجامع الصغير، حديث:4803]

27

کافر پر بھی ظلم روا نہیں!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، وَإِنْ كَانَ كَافِرًا، فَإِنَّهُ لَيْسَ دُونَهَا حِجَابٌ»

''مظلوم کی بددعا سے بچو! اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اس بددعا (اور اللہ) کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔''

[مسند أحمد: 153/3، والسلسلة الصحيحة، حديث: 76]

عقلمند کون؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی: مومنوں میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا:

«أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا»

”جواخلاق کے اعتبار سے ان میں سے اچھا ہو۔“

اس نے پھر سوال کیا: کون سا مومن عقلمند اور دانا ہے؟ فرمایا:

«أَكْيَسُهُمْ أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ»

”مومنوں میں سے سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو اپنی موت کو کثرت سے یاد رکھتا اور اس کی بھرپور تیاری بھی کرتا ہو، یہی لوگ دانا اور سمجھدار ہیں۔“

[سنن ابن ماجه، حديث: 4259، والسلسلة الصحيحة: 3/372، حديث: 1384]

29

دلوں کی سختی کا ایک اچھا علاج

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا:

«إِنْ أَرَدْتَ تَلْيِينَ قَلْبِكَ فَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ، وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ»

''اگر تم اپنے دل کو نرم کرنے کی آرزو رکھتے ہو تو مسکین کو کھانا کھلایا کرو اور یتیم کے سر پر (شفقت کا) ہاتھ پھیرا کرو۔''

[مسند أحمد:2/263، والسلسلة الصحيحة، حديث:854]

30

کام میں مہارت......اللہ کی محبت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ»

''بے شک اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب کوئی کام کرے تو خوش اسلوبی اور مہارت سے کرے۔''

[المعجم الأوسط للطبراني: 1/427، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1113]

پانچ خوبیاں مجھ سے لے لو!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي خَمْسَ خِصَالٍ فَيَعْمَلَ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمَهُنَّ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ» ”کون ہے جو مجھ سے پانچ چیزیں لے لے اور پھر ان پر عمل کرے یا کسی کو سکھا دے جو ان پر عمل کرے۔“ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سکھا دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ان پانچ چیزوں کو شمار کرنا شروع کر دیا:

① اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ. ”حرام چیزوں سے بچ جا تو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا۔“

② وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ. ”جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اس پر راضی ہو جا تو سب سے زیادہ غنی بن جائے گا۔“

③ وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا. ”اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کر تو مومن بن جائے گا۔“

④ وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا. ”جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لیے پسند کر تو مسلمان بن جائے گا۔“

⑤ ولا تُكْثِرِ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ. ”اور زیادہ ہنسا نہ کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔“

[مسند أحمد: 2/310، والسلسلة الصحيحة، حديث: 930]

32

اللہ مقروض کے ساتھ ہے!!

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے اکاؤنٹنٹ سے کہا کرتے تھے: جاؤ اور میرے لیے قرض لے کر آؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ:

«إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰى يَقْضِيَ دَيْنَهُ، مَالَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ»

''اللہ تعالیٰ قرض ادا ہونے تک مقروض کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ قرض اللہ کے ناپسندیدہ کاموں کے لیے نہ ہو۔''

اس لیے میں نے جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا ہے تب سے میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی معیت کے بغیر ایک رات بھی گزاروں۔

[سنن ابن ماجه، حديث:2409، والسلسلة الصحيحة، حديث:1000]

33

زندگی گزارنے کا ایک راہ نما اصول

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَإِيَّاكَ وَكُلَّ أَمْرٍ يُعْتَذَرُ مِنْهُ»

''اپنے آپ کو ہر ایسے معاملے سے بچا کر رکھو جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے۔''

[مسند الفردوس:122/1، والسلسلة الصحيحة:408/3، حديث:1421]

درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا!

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے آپ کو رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے سنا کہ وہ (درخت) کہہ رہا تھا:

«اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي، كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ»

''اے اللہ! اس سجدے کے باعث اپنے ہاں میرا اجر لکھ لے، اس کی وجہ سے مجھ سے بوجھ اتار دے، اپنے ہاں میرے لیے ذخیرۂ (آخرت) بنا لے اور مجھ سے یہ سجدہ قبول فرما لے جس طرح تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے اسے قبول فرمایا تھا۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کے بارے میں بتائی تھی۔

[جامع الترمذي، حديث: 3424]

35

جلدی ثواب اور جلدی عذاب

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ شَيْءٌ أُطِيعَ اللّٰهُ فِيهِ أَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ»

''اللہ کی اطاعت کا کوئی بھی کام صلہ رحمی سے بڑھ کر جلدی ثواب پہنچانے کی اہلیت نہیں رکھتا، اسی طرح قطع رحمی اور ظلم سے بڑھ کر جلدی سزا سے دوچار کرنے والی بھی کوئی چیز نہیں۔''

[السنن الكبرىٰ للبيهقي:35/10، والسلسلة الصحيحة:669/2، حديث:978]

36

آنکھوں سے محروم لوگوں کو صحیح راستہ بتانا!

کئی لوگ نابینا افراد کو غلط راستے پر ڈال کر مذاق اڑاتے ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے افراد پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

«لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَهَ الْأَعْمٰى عَنِ السَّبِيلِ»

''اللہ اس پر لعنت کرے جس نے کسی نابینا شخص کو راستے سے ہٹا دیا۔''

[المستدرك للحاكم:356/4]

بلاضرورت تعمیرات؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ ہی میں) نکلے تو آپ نے ایک اونچا قبہ (نما مکان) دیکھا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: یہ فلاں انصاری کا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور بات دل میں رکھی، پھر جب اس کا مالک دوسرے احباب کے ساتھ آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے اس سے رخ پھیر لیا۔ آپ نے کئی بار ایسا کیا حتی کہ اسے اندازہ ہو گیا کہ آپ ﷺ اس سے ناراض ہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے اظہار کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے ساتھ رویہ بدلا بدلا سا محسوس ہوا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ایک دن آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور تمھارا مکان دیکھا تھا (اور ناگواری کا اظہار کیا تھا)، چنانچہ وہ انصاری صحابی گئے اور اپنے مکان کو مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا، پھر ایک دن رسول اللہ ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ کو وہ مکان نظر نہیں آیا۔ پوچھا: قبہ (نما مکان) کا کیا بنا؟ صحابہ نے عرض کی: آپ نے اس کے مالک سے جو بے رخی برتی تھی اس نے ہم سے اس کی وجہ پوچھی تو ہم نے آپ کے تاثرات اس تک پہنچا دیے تھے تو اس نے اسے منہدم کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ إِلَّا مَالَا، إِلَّا مَالَا، يَعْنِي لَا بُدَّ مِنْهُ» ''ہر تعمیر اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہے مگر وہ جو...... مگر وہ جس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔''

[سنن أبي داود، حديث:5237]

38

گھروں میں ناروا سختی کا نتیجہ

سیدنا عبیداللہ بن معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا أُعْطِيَ أَهْلُ بَيْتٍ الرِّفْقَ إِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا مَنَعُوهُ إِلَّا ضَرَّهُمْ»

''جس گھرانے کو بھی نرمی کی دولت مل جائے تو یہ ان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے اور جو گھرانہ اس سے محروم رہ جائے تو یہ محرومی ان کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔''

[المعجم الكبير للطبراني: 10/467، والسلسلة الصحيحة: 2/620، حديث: 942]

39

عورت کا اپنی ملکیت میں سے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ کرنا؟

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:

«لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ (فِي مَالِهَا) إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا»

''کسی عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے کوئی عطیہ دینا جائز نہیں ہے۔''

[سنن النسائي، حديث: 3787، 3788، وسنن البيهقي: 6/60 دیکھیے: السلسلة الصحيحة، حديث: 825]

امت کے بہترین اور بدترین لوگ!

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَإِنَّ شِرَارَ عِبَادِ اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ اَلْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ»

''اس امت کے بہترین افراد اللہ کے وہ بندے ہیں کہ جب وہ نظر آئیں تو اللہ تعالیٰ یاد آئے اور اس امت کے بدترین لوگ وہ ہیں: جو چغلی کھاتے ہیں۔ دو پیار کرنے والوں کے مابین تفریق ڈالتے ہیں۔ اور جو لوگ کسی حرام کاری میں ملوث نہیں ہیں، ان پر الزامات کے متلاشی رہتے ہیں۔''

[مساوئ الأخلاق: 240/1، ومسند أحمد: 227/4، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2849]

41

کن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں؟

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین لوگ ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں مگر ان کی دعا قبول نہیں ہوتی:

① ایسا شخص جس کے عقد میں برے کردار کی حامل عورت ہو، پھر بھی وہ اسے طلاق نہ دے۔

② اور وہ شخص کہ کسی کے ذمے اس کا مال ہو مگر وہ اس پر گواہ نہ بنائے۔

③ اور وہ شخص جو کسی کم عقل کو اس کا مال دے دے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ﴾ ''کم عقلوں کو ان کا مال نہ دو۔''

[المستدرك للحاكم: 302/2، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1805]

42

کوئی اچھا لگے تو اسے اچھی نصیحت کریں!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی طرز و ادا بھلی لگتی تو آپ اسے نماز کا حکم دیتے۔

[شعب الإيمان للبيهقي: 517/4، ومسند البزار: 323/2، حديث: 6939، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2953]

چار خوبیاں ہوں تو دنیا کی پروا نہیں!

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ، فَلَا عَلَيْكَ مَافَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا:»

''چار خوبیاں جب تم میں ہوں تو دنیا سے کچھ رہ بھی جائے تو تمھیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ وہ خوبیاں یہ ہیں:

① «حِفْظُ أَمَانَةٍ» امانت کی حفاظت

② «وَصِدْقُ حَدِيثٍ» سچائی پر مبنی گفتگو

③ «وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ» عمدہ اخلاق

④ «وَعِفَّةُ طُعْمَةٍ» حلال پر اکتفا۔

[مسند أحمد: 177/2، والسلسلة الصحيحة: 361/2، حديث: 733]

44

خوشبو کا تحفہ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب بھی خوشبو کا تحفہ پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبول کر لیتے۔

[مسند أحمد:3/226]

ایک اور حدیثِ مبارکہ ہے:

«ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ»

”تین تحفوں کو واپس نہیں کیا جاتا: ① تکیے ② خوشبو ③ دودھ۔“

[جامع الترمذي، حديث:2790، والسلسلة الصحيحة: 2/118، حديث:619]

45

مومن شیطانوں کو تھکا مارتا ہے!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِي شَيَاطِينَهُ، كَمَا يُنْضِي أَحَدُكُمْ بَعِيرَهُ فِي السَّفَرِ»

”بے شک مومن اپنے ساتھ موجود شیطانوں کو اس طرح تھکا مارتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی ایک سفر میں اپنے اونٹ کو تھکا دیتا ہے۔“

[مسند احمد:2/380، والسلسلة الصحيحة، حديث:3586]

تین لوگ اللہ کی ضمانت میں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ فِي ضَمَانِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا»

”تین قسم کے لوگ اللہ کی ضمانت میں ہیں:

① جو شخص اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف جائے۔

② جو اللہ کے راستے میں جنگ کرنے کے لیے نکلے۔

③ اور جو شخص حج کے لیے نکلے۔“

[مسند الحميدي: 3/318، حديث: 1139، والسلسلة الصحيحة، حديث: 598]

47

اپنے ماتحتوں کے کھانے کا بروقت اہتمام کریں!

سیدنا خیثمہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا ملازم آیا۔ وہ اس کے ساتھ غلاموں کی طرف گئے اور ملازم سے پوچھنے لگے: ''غلاموں کو ان کا کھانا وغیرہ دے دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''فوراً جاؤ اور دو'' اور ساتھ ہی فرمانے لگے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

«كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ»

''آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کا کھانا وغیرہ روک رکھے۔''

[صحیح مسلم، حدیث:996]

48

خودداری کا عظیم درس

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لِيَسْتَغْنِ أَحَدُكُمْ عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِقَضِيبٍ مِّنْ سِوَاكٍ»

''تم میں سے ہر ایک شخص دوسروں سے بالکل بے نیاز ہو جائے اگرچہ مسواک کی کوئی لکڑی کیوں نہ ہو۔''

[السلسلة الصحيحة:5/232، حديث:2198]

عہد کی پاسداری کا انمٹ نقش

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (صلح حدیبیہ کے بعد) قریش نے مجھے رسول اللہ کے پاس بھیجا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام داخل کردیا گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اب قریش کی طرف واپس نہیں جاؤں گا۔ فرمایا:

«إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ»

''میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو قید کرتا ہوں، لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔ تو اگر تمھارے دل میں وہی بات (اسلام) ہوئی جواب ہے تو واپس آجانا۔''

ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس چلا گیا، پھر دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام لے آیا۔

[سنن أبي داود، حديث:2758]

50

جہنمی کا سانس......؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْ كَانَ فِي هٰذَاالْمَسْجِدِ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ وَفِيهِ رَجُلٌ مِنَ النَّارِ فَتَنَفَّسَ فَأَصَابَ نَفَسُهُ لَاحْتَرَقَ الْمَسْجِدُ وَمَنْ فِيهِ»

''اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ نمازی ہوں تو ان میں ایک جہنمی آ جائے اور وہ سانس لے اور ان نمازیوں کو اس کے سانس کا اثر پہنچے تو یہ مسجد اور اس کے سارے نمازی جل جائیں۔''

[مسند أبي يعلى: 22/12، حديث: 6670، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2509]

51

جائیدادیں بنانے کا شوق!

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَتَّخِذُواالضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا»

''جائیدادیں مت بناؤ ورنہ تم دنیا کی (محبت و) رغبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔''

[جامع الترمذي، حديث: 2328]

شہد کی مکھی اور مومن

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَثَلَ الْمُؤمِنِ لَكَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ نَفَخَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ تَغَيَّرْ، وَلَمْ تَنْقُصْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَثَلَ الْمُؤمِنِ لَكَمَثَلِ النَّحْلَةِ أَكَلَتْ طَيِّبًا، وَوَضَعَتْ طَيِّبًا، وَوَقَعَتْ فَلَمْ تُكْسَرْ وَلَمْ تَفْسُدْ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! مومن کی مثال سونے کی ڈلی جیسی ہے۔ زرگر اسے بھٹی میں ڈالتا ہے مگر اس میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے نہ کمی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! مومن کی مثال تو شہد کی مکھی جیسی ہے جو عمدہ چیزیں کھاتی ہے اور پاکیزہ (شہد) بناتی ہے۔ یہ جہاں بیٹھتی ہے، اس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔''

[مسند أحمد: 199/2، صحیح لغیرہ]

53

علم سیکھنا اور آگے بیان نہ کرنا......!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَثَلُ الَّذِی یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا یُحَدِّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَكْنِزُ الْكَنْزَ فَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ»

''اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے مگر اسے کسی سے بیان نہیں کرتا، اس شخص جیسی ہے جو خزانے جمع کرتا ہے مگر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔''

[المعجم الأوسط:1/213، والسلسلة الصحيحة، حديث:3479]

54

بیٹی بیٹے میں اس حد تک برابری کریں!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا ایک چھوٹا بیٹا آگیا۔ اس نے اسے پکڑا، چوما اور اپنی گود میں بٹھالیا۔ کچھ دیر بعد اس کی ایک چھوٹی بیٹی آئی۔ اس نے اسے پکڑا (اور چومے بغیر) ایک طرف بٹھالیا۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَمَا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا»

''تم نے ان دونوں کے درمیان عدل نہیں کیا۔''

[الكامل لابن عدي:4/239، والسلسلة الصحيحة، حديث:2994]

کاش یہ نوجوان......!!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے کہ ''ثنیہ'' (گھاٹی) سے ایک نوجوان نمودار ہوا۔ ہم نے اسے دیکھا تو دیکھتے ہی چلے گئے، پھر ہم آپس میں کہنے لگے: کاش! یہ نوجوان اپنی جوانی، صلاحیت اور قوت اللہ کے راستے میں لٹا دے!! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری چہ مگوئیاں سُنیں، پھر فرمانے لگے:

«مَنْ سَعٰى عَلٰى وَالِدَيْهِ فَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنْ سَعٰى عَلٰى عِيَالِهِ فَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنْ سَعٰى عَلٰى نَفْسِهِ لِيَعِفَّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنْ سَعٰى مُكَاثِرًا فَفِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ (وَفِي رِوَايَةٍ:) سَبِيلِ الشَّيْطَانِ»

''جس نے والدین کے لیے کوئی جستجو یا کدو کاوش کی وہ بھی فی سبیل اللہ ہے۔ جو اپنے اہل و عیال کے لیے کوشاں رہا وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔ جس نے کسی سے سوال کرنے سے بچنے کی خاطر اپنے لیے کچھ کیا وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔ اور جس نے دوسروں پر فخر اور ان سے زیادہ (مال و جائیداد کے حصول) کے لیے کچھ کیا تو وہ طاغوت کے راستے میں ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شیطان کے راستے میں ہے۔''

[السنن الكبرىٰ للبيهقي: 25/9، والسلسلة الصحيحة: 272/5، حديث: 2232]

56

نماز میں اپنی موت کو یاد کرو!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُذْكُرِ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِكَ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِهِ لَحَرِيٌّ أَنْ يُحْسِنَ صَلَاتَهُ وَصَلِّ صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَظُنُّ أَنَّهُ يُصَلِّي صَلَاةً غَيْرَهَا»

''اپنی نماز میں موت کو یاد رکھا کرو کیونکہ ایک شخص جب اپنی نماز میں موت کو یاد رکھے گا تو اپنی نماز کو بہتر اور عمدہ بنانے کی کوشش کرے گا۔ اور ایسی نماز پڑھو جیسے کہ اس کے بعد کسی اور نماز کا موقع ہی نہیں ملنا۔''

[مسند الفردوس: 122/1، والسلسلة الصحيحة: 408/3، حديث: 1421]

57

مہمان نوازی حسب استطاعت!

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے:

«لَا يَتَكَلَّفَنَّ أَحَدٌ لِضَيْفِهِ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ»

''کوئی شخص اپنے مہمان کے لیے ایسا تکلف نہ کرے جس کی وہ استطاعت نہیں رکھتا۔''

[شعب الإيمان للبيهقي: 128/12، حديث: 9154، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2440]

کیا آپ کا نام ان خوش نصیبوں میں آتا ہے؟

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«إِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ: الَّذِينَ يُرَاعُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ وَالْأَظِلَّةَ، لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ»

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جو سورج، چاند، ستاروں اور سایوں (کے ڈھلنے) کا مکمل خیال رکھتے ہیں تاکہ وہ اس حساب سے اللہ کا ذکر اور اس کی عبادت کر سکیں۔''

[السنن الکبریٰ للبیهقی:379/1، والسلسلة الصحيحة، حديث:3440]

نمازوں کا تعلق سورج سے ہے۔ سورج کے طلوع، زوال، ڈھلنے، غروب ہونے اور شفق غائب ہونے کے ساتھ نمازوں کا وقت بدلتا رہتا ہے۔ اسی طرح دنوں کا تعلق چاند سے ہے، جیسے رمضان، ذوالحجہ، محرم، ایام بیض کے روزے اور دیگر عبادات چاند سے متعلقہ ہیں۔ اور رات کے اوقات جدید گھڑیوں سے پہلے انھی ستاروں کی مدد سے متعین ہوتے تھے اور دن کو سایہ دیکھ کر ہی نمازوں کے اوقات کا اندازہ ہوتا تھا...... الغرض ان اجرام فلکی یا جدید ذرائع سے اللہ کے ذکر اور عبادت کے لیے مدد لینا اور ان کا مکمل خیال رکھنا کہ اب کون سے دن اور کون سا وقت ہے اور اب ہمیں کون سی عبادت کرنی ہے؟ اس سے انسان اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں شمار ہو جاتا ہے۔

59

انتہائی نقصان دہ امور

سیدنا کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ»

"دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں، وہ دونوں مل کر بکریوں کا اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا نقصان انسان کے دین کو دو چیزوں سے پہنچتا ہے: ایک مال کی حرص اور دوسرا منصب کی چاہت۔"

[جامع الترمذي، حديث:2376]

60

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا نسخہ!

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلْيَقْرَأْ فِي الْمُصْحَفِ»

"جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہتا ہو تو وہ قرآن مجید سے (دیکھ کر) تلاوت کرے۔"

[حلية الأوليا لأبي نعيم:209/7، والسلسلة الصحيحة، حديث:2342]

نوح علیہ السلام کی وصیت

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیدنا نوح علیہ السلام نے وفات کے قریب اپنے ایک بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میں تمھیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں: ① میں تمھیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور لا الہ الا اللّٰہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو بھی لا الہ الا اللّٰہ کا پلڑا بھاری ہو گا۔ اگر ساتوں زمینیں اور آسمان ایک حلقے کی شکل اختیار کر جائیں تو لا الہ الا اللّٰہ انھیں بھی توڑ ڈالے گا۔ ② اور دوسری چیز کا حکم دیتا ہوں وہ ہے: «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ» ہر چیز کی نماز (دعا) ہے اور اسی کلمے کی بدولت تمام مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور جن دو چیزوں سے روکتا ہوں وہ ① شرک ② تکبر۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! شرک کو تو ہم جانتے ہیں مگر تکبر کیا چیز ہے؟ اور سوال کی وضاحت اس طرح کی کہ ہم میں سے کسی ایک کے پاس اچھے جوتے ہوں اور ان کے اچھے تسمے ہوں تو کیا یہ کبر ہے؟ فرمایا: نہیں، پھر عرض کی: ہم میں سے کسی کے دوست احباب ہوں جو اس کے پاس آ کر بیٹھے رہتے ہوں یہ تکبر ہے؟ فرمایا نہیں، پھر عرض کی گئی: «يَارَسُولَ اللّٰهِ فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: سَفَهُ الْحَقِّ وَغَمْصُ النَّاسِ» ”اے اللہ کے رسول! تو تکبر کیا ہے؟ فرمایا: ”حق شناسی نہ ہونا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔“

[السلسلة الصحيحة، حديث: 134، ومسند أحمد: 169/2]

62

فرشتے کا منہ بندے کے منہ پر

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے (لوگوں کو) مسواک کا حکم دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے، پھر اٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ (بھی) اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی قراءت سنتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (فرشتہ) اپنا منہ اس (شخص) کے منہ پر رکھ دیتا ہے تو اس شخص کے منہ سے جو قرآن کی تلاوت نکلتی ہے تو اس (فرشتے) کے پہلو میں جاتی ہے پس تم اپنے منہ قرآن (کی تلاوت) کے لیے پاک کیا کرو۔

[السنن الكبرىٰ للبيهقي:1/38، و السلسلة الصحيحة:3/287، حديث: 1213]

63

آسودہ حالی میں کی ہوئی دعائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ»

”جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں، پریشانیوں اور تکالیف میں اس کی دعا قبول کرے تو اسے آسودہ حالی میں کثرت سے دعا کرتے رہنا چاہیے۔“

[جامع الترمذي، حديث: 3382]

کیا تم میرا دفاع کرو گے؟

بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے حوالے سے گفتگو کی تو سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے: ''آپ اپنے لیے اور اپنے رب کے لیے ہم سے جو عہد چاہیں لے لیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«أُبَايِعُكُمْ عَلٰى أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ نِسَائَكُمْ وَأَبْنَائَكُمْ»

''میں تم سے اس بات پر بیعت لوں گا کہ جس انداز سے تم اپنی عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرتے ہو اسی انداز سے میرا دفاع بھی کرو گے۔''

یہ سن کر براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور عرض کیا: ''جی ہاں! ایسے ہی ہو گا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! ہم اسی انداز سے آپ کا دفاع کریں گے جیسے ہم اپنے اہل و عیال کا کرتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول! ہم فنونِ حرب وضرب سے نسل در نسل واقف چلے آرہے ہیں۔''

[مسند أحمد: 461/3]

65

قبر میں لگنے والا ایک کوڑا؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ایک بندے کو قبر میں سو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا۔ وہ مسلسل اللہ سے دعا کرتا رہا اور معافی مانگتا رہا حتی کہ سزا میں ایک کوڑا باقی رہ گیا۔ اسے ایک ہی کوڑا مارا گیا تو اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔ جب اس سے عذاب دور ہوا تو اس نے فرشتوں سے پوچھا: تم نے مجھے کس جرم پر کوڑا مارا ہے؟ فرشتوں نے کہا: تم نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑھی تھی اور تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے تھے اور اس کی مدد نہیں کی تھی۔''

[مشكل الآثار للطحاوي: 196/7، والسلسلة الصحيحة: 273/6، حديث: 2774]

66

عاجز اور بخیل ترین شخص

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ»

''عاجز ترین شخص وہ ہے جو دعا سے عاجز آجائے۔''

«وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ»

''اور بخیل ترین شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔''

[المعجم الكبير للطبراني: 57/20، والسلسلة الصحيحة: 150/2، حديث: 601]

نبی کریم ﷺ کا ایک خواب!

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب) دیکھا گویا کہ مجھے چابیاں اور ترازوئیں دی گئی ہیں، پھر مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں تو میرا پلڑا بھاری ہو گیا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور امت سے ان کا موازنہ کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہو گیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور امت کے ساتھ ان کا موازنہ کیا گیا تو وہ بھی بھاری ٹھہرے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ان کا وزن بھی کیا گیا تو ان کا پلڑا بھی بھاری ہو گیا، پھر ترازوئیں اٹھا لی گئیں۔ ایک شخص عرض کرنے لگا: تو پھر ہم کہاں گئے؟ فرمایا:

«أَنْتُمْ حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ»

”تم وہاں ہو جہاں تم نے اپنے آپ کو رکھا ہے۔“

[مسند أحمد: 76/2، وكتاب السنة لابن أبي عاصم: 539/2، حديث: 1138، وظلال الجنة: 303/2، حديث: 1138]

68

عبادت وریاضت اتنی نہ کریں!

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

«إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ»

''تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور رات کا قیام کرتے ہو اس طرح تو تمھاری آنکھیں (کمزوری سے) دھنس جائیں گی اور تم اکتا کر تھک ہار جاؤ گے۔''

[صحیح البخاری، حدیث:1979، والسلسلة الصحیحة، حدیث:2855]

اس حدیث سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحت کا خیال رکھنے کا بھی شعور پیدا فرماتے تھے۔

69

جمعرات کے دن سفر

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔[السلسلة الصحيحة، حديث:2128]

غزوہ تبوک کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کو عازم سفر ہوئے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں جانا ہوتا تھا تو جمعرات کے دن کو پسند کرتے تھے۔

[صحيح البخاري، حديث: 2949، 2950]

ایسے کھیل ...... نہ کھیلیں!

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے دو انصاری صحابہ جابر بن عبداللہ اور جابر بن عمیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ آپس میں تیراندازی کر رہے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک صحابی تھک کر بیٹھ گئے تو دوسرے صحابی انھیں کہنے لگے: آپ سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

«كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ لَغْوٌ وَلَهْوٌ، أَوْ سَهْوٌ، إِلَّا أَرْبَعَ خِصَالٍ: مَشْيُ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ، وَتَأْدِيْبُهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ، وَتَعَلُّمُ السَّبَاحَةِ»

"ہر کھیل جس میں اللہ کا ذکر نہیں ہے وہ فضول، محض کھیل کود یا ایک بھول ہی ہے مگر یہ چار باتیں (اس حکم میں نہیں آتیں):

① آدمی کا دو نشانوں کے مابین چل کر جانا۔

② اپنے گھوڑے کی پرورش اور پرداخت کرنا۔

③ آدمی کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کھیلنا۔

④ تیراکی سیکھنا۔"

[المعجم الكبير للطبراني: 2/270، والسلسلة الصحيحة، حديث: 315]

71

اگر غم یا پریشانی لاحق ہوتو ......؟

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو جمع فرماتے اور کہتے:

«إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ غَمٌّ أَوْكَرْبٌ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا»

”جب تم میں سے کسی ایک کو غم یا پریشانی لاحق ہوتو وہ کہا کرے: اللہ، اللہ میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا۔“

[سنن أبي داود، حديث: 1525، وصحيح ابن حبان: 3/146، حديث: 864، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2755]

72

حصولِ برکت کا ایک باعث

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ»

”برکت تمھارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔“

[صحيح ابن حبان: 2/319، حديث: 559، والمستدرك للحاكم: 1/62، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1778]

نماز میں لکڑی یا تکیے وغیرہ پر سجدہ؟

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ اس کے ہاں پہنچے تو وہ لکڑی پر نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے اپنی پیشانی لکڑی پر رکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لکڑی دور کرنے کا) اشارہ کیا تو اس نے وہ لکڑی پھینک دی اور تکیہ لے لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«دَعْهَا عَنْكَ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْجُدَ عَلَى الْأَرْضِ، وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً، وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ»

”اسے بھی اپنے سامنے سے ہٹا دو۔ اگر تم زمین پر سجدہ کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اشاروں سے پڑھ لیا کرو اور رکوع کی نسبت سجدے میں زیادہ جھکا کرو۔“

[المعجم الكبير للطبراني: 10/413،
والسلسلة الصحيحة، حديث: 323]

74

تین خوبیاں

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ صَدْرُ مُسْلِمٍ:

”تین خوبیاں ایسی ہیں کہ مسلمان کا سینہ ان پر تنگ نہیں ہونا چاہیے:

① «إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ» ”خالص اللہ کے لیے عمل کرنے میں۔“

② «وَمُنَاصَحَةُ أُولِی الْأَمْرِ» ”حکامِ بالا کو نصیحت کرنے میں۔“

③ «وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِینَ»

”اور مسلمانوں کی جماعت سے لازمی وابستگی میں۔“ [مسند أحمد:3/225]

75

اچھے دوست اور اچھے ہمسائے

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَیْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَیْرُ الْجِیرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهِ»

”اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہیں جو اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے لیے بہتر ہیں اور اللہ کے نزدیک بہترین ہمسائے وہ ہیں جو اپنے ہمسایوں کے لیے بہتر ہیں۔“

[مسند أحمد:2/168، حدیث:6566]

اسلام کو پس پشت ڈالنے والا شخص

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جیسے زمین میں برجیاں، پتھر اور راستے میں مختلف نشانات ہوتے ہیں اسی طرح اسلام کی بھی علامات ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہیں کہ تو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، بیت اللہ کا حج کرے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بجا لائے، جب اپنے گھر آئے تو گھر والوں کو سلام کرے، اور جب لوگوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کہے۔ تو جس شخص نے ان میں سے کسی چیز کو ترک کر دیا تو اس نے اسلام میں سے اسی قدر حصہ چھوڑ دیا۔ اور جس شخص نے ان سب کو چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کو پسِ پشت ڈال دیا۔''

[المستدرك للحاكم: 21/1، حديث: 52، 53،
والسلسلة الصحيحة، حديث: 333]

77

راز داری سے کامیابی کا حصول

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے:

«اِسْتَعِينُوا عَلٰى إِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ فَإِنَّ كُلَّ ذِي نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ»

''مقاصد کے حصول میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لیے راز داری سے کام لیا کرو کیونکہ ہر صاحبِ نعمت سے لوگ حسد کا شکار ہو جاتے ہیں۔''

[المعجم الكبير للطبراني:15/3، حديث:16609، والسلسلة الصحيحة:27/4، حديث:1453]

78

ہمتِ مرداں مددِ خدا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ»

''جو چیز بھی تم کو نفع دے اس کے حصول کے لیے خاطر خواہ صلاحیتیں صرف کرو اور اللہ سے مدد طلب کرو اور ہمت نہ ہارو۔''

[صحيح مسلم، حديث:2664]

اس روایت کے عموم سے ہر نفع بخش علم وفن کو دلجمعی سے حاصل کرنے کا ولولہ ابھرتا ہے۔

فساد برپا کرنے میں نگران کا کردار

سیدنا مقداد بن اسود اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ»

''بے شک نگران جب عوام میں شک و شبہ کے مواقع تلاش کرتا ہے تو انھیں فساد کا شکار کر بیٹھتا ہے۔''

[مسند أحمد: 4/6، حسن]

یعنی جب نگران ہر بات اور کام میں شک کرنے لگ جائے گا تو اس کی بات کا وزن نہیں رہے گا کیونکہ شک بسا اوقات غلط ہوتا ہے۔ اور اس طرح شک کرنے کی وجہ سے اس کی ہیبت ختم ہوجاتی ہے کیونکہ جب وہ نگران کسی سے بار بار کہے گا کہ تو نے ایسا کیا ہے تو یقیناً دوسرا شخص کہے گا اسے پتا بھی چل جائے گا تو کون سا پہاڑ ٹوٹ جائے گا۔ اس طرح رعایا کنٹرول سے باہر ہوجاتی ہے اور طرح طرح کے فساد شروع ہوجاتے ہیں۔

80

تجارت کی اہمیت

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عہد نبوی میں بُصری کی طرف تجارت کے لیے گئے۔ اور نبی کریم ﷺ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والہانہ عقیدت بھی انھیں تجارت سے نہ روک پائی۔ یہ اس لیے کہ وہ تجارت کو اچھا سمجھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تجارت کے لیے جانے سے نہ روکا باوجود اس کے کہ آپ ﷺ بھی ان سے انتہائی محبت کرتے تھے اور ان کی رفاقت کو پسند کرتے تھے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ تجارت کو اچھا خیال کرتے تھے اور وہ انھیں بھلی لگتی تھی۔"

[المعجم الكبير للطبراني: 131/17، حديث: 19159، والسلسلة الصحيحة، حديث:2929]

81

رشتہ داریوں کو تروتازہ رکھو!

سیدنا سوید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«بُلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَ لَوْ بِالسَّلَامِ»

"اپنی رشتہ داریوں کو تروتازہ رکھو اگرچہ سلام ہی کے ذریعے سے۔"

[شعب الإيمان للبيهقي: 226/6، حديث: 7972، والسلسلة الصحيحة، حديث:1777]

وہ تیری جنت بھی ہے اور دوزخ بھی!

حصین بن محصن کی پھوپھو جان (اسماء رضی اللہ عنہا) اپنی کسی ضرورت کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت پوری فرما دی۔ بعدازاں ان سے پوچھا: کیا آپ شادی شدہ ہیں؟ وہ کہنے لگیں: جی ہاں۔ فرمایا: آپ اپنے خاوند سے کیسا سلوک کرتی ہیں؟ وہ کہنے لگیں: میں (ان کے حقوق کی ادائیگی میں) کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتی۔ ہاں! میں نہ کر سکوں تو علیحدہ بات ہے۔ فرمایا:

«أُنْظُرِي أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ»

''دیکھ لینا! آپ اپنے خاوند سے کیسا برتاؤ کرتی ہیں کیونکہ وہی آپ کی جنت اور جہنم ہے۔''

[مسند أحمد: 341/4، والسنن الكبرىٰ للنسائي: 184/8، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2612]

83

دل بدلتا رہتا ہے؟

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کسی شخص کے بارے میں اچھے یا برے الفاظ نہیں کہتا جب تک میں یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کا انجام کیسا ہوا ہے۔ ان کی مراد یہ تھی کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا ہے (میں بڑا محتاط ہو گیا ہوں۔) کہا گیا: آپ نے کیا سنا ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا:

«لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَشَدُّ انْقِلَابًا مِنَ الْقِدْرِ إِذَا اجْتَمَعَتْ غَلْيًا»

”آدمی کا دل ہانڈی کے جوش مارنے سے بھی زیادہ تبدیلی کا شکار ہوتا ہے۔“

[السلسلة الصحيحة، حديث: 1772، ومسند أحمد: 4/6]

84

گھروں کو ویران ہونے سے بچائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«...... وَالْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ»

”جھوٹی قسم آباد گھروں کو ویران کر کے چھوڑتی ہے۔“

[السنن الكبرىٰ: 10/35، والسلسلة الصحيحة، حديث: 978]

امت کو خوش خبری دے دو!

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ، وَالرِّفْعَةِ، وَالدِّينِ، وَالنَّصْرِ، وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ»

''اس امت کو بلندی ورفعت، دین ونصرت اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، چنانچہ جس شخص نے آخرت کے لیے کیے جانے والے عمل کو دنیا کے لیے کیا تو اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

[مسند أحمد: 134/5، حسن]

اگر امت آج بھی صحیح معنوں میں امت بن جائے تو یقیناً امت کے افراد اس حدیث کی صداقت اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ پیشین گوئیوں کو کسی وقت کے لیے خاص نہیں کیا۔

86

ایسے ہوٹلوں اور دسترخوانوں سے کیا تعلق؟

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ»

”جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چلتا ہو۔“

[مسند أحمد:1/20]

87

دعا کی قبولیت کا ایک وقت!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ»

”جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔“

[مسند أبي يعلى: 7/119، حديث:4072،
والسلسلة الصحيحة، حديث: 1413]

چھ ہلاکت خیز علامات

سیدنا عبس غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے:

«بَادِرُوا بِالْمَوتِ سِتًّا: إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافاً بِالدَّمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَهُ يُغَنِّيهِمْ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْهُمْ فِقْهاً»

”چھ علامات سے پہلے ہی مر جانا اچھا ہے:

① کم عقل اور بے وقوف لوگوں کی امارت وحکومت۔

② پولیس کی کثرت

③ فیصلوں کی خرید وفرخت

④ خون کی ارزانی (بلا وجہ قتل)

⑤ قطع رحمی

⑥ اور نوجوانوں کی جماعت جنھوں نے قرآن کو بانسریوں کی طرح بنالیا ہوگا۔ لوگ ان کو (نماز کے لیے) اس لیے آگے کریں گے کہ وہ قرآن کو (غلط) ترنم سے پڑھیں گے، اگرچہ وہ دین کی سمجھ بوجھ میں ان سے کم ہی کیوں نہ ہوں۔“

[مسند أحمد:3/494، صحيح]

89

گفتگو میں بعض بامعنی اشعار کا استعمال

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب کسی خبر (یا معاملے) میں تاخیر ہو جاتی تو اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعر کا یہ مصرع پڑھتے ع

وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَالَمْ تُزَوِّدِ

''اور تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جن کا تجھے شعور بھی نہ ہوگا۔''

[مسند أحمد: 31/6]

اس شعر کا پہلا مصرع یہ ہے ع

سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَاكُنْتَ جَاهِلًا

''عنقریب وقت تجھے ان باتوں سے آشنا کردے گا جن کا تجھے علم نہیں تھا۔''

90

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دستک کا انداز

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا۔

[الأدب المفرد، حديث: 1080، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2092]

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کا اس قدر لحاظ رکھا جاتا تھا۔

آپ ایسے تاجر تو نہیں؟

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ گیا آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگ خرید و فروخت میں مگن ہیں فرمایا: «يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ» ''گروہ تاجران!'' تاجران نے «لبيك» کہا اور اپنی گردنیں اور آنکھیں اوپر اٹھا کر دیکھنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا»

''تاجر روز قیامت فاجروں کی صف میں اٹھائے جائیں گے۔''

صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال قرار نہیں دیا؟ فرمایا: ''کیوں نہیں! لیکن تاجر قسمیں اٹھاتے ہیں اور گنہگار ہوتے ہیں اور باتوں میں جھوٹ بولتے ہیں۔'' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تاجروں کو مستثنیٰ قرار دیا «مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ» ''جو اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور نیکی سے کام لیں اور سچ بولیں۔''

[جامع الترمذي، حديث: 1210، والسلسلة الصحيحة، حديث: 994]

92

چلتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ چلتے ہوئے ادھر اُدھر نہیں دیکھتے تھے۔

[السلسلة الصحيحة، حديث:2086]

ایک حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ ایسے چلتے تھے جیسے آپ ڈھلان سے اتر رہے ہوں۔

[مسند أحمد:1/ 116، والسلسلة الصحيحة: 5/ 82، تحت الحديث:2083]

93

دیدارِ نبوی ﷺ کی تڑپ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أُنَاسًا مِّنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِاشْتَرٰى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهِ وَ مَالِهِ»

”یقیناً میرے بعد میری امت کے کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اس کے مال اور اہل کے عوض اسے میرا دیدار نصیب ہوجائے۔“

[المستدرك للحاكم: 85/4، والسلسلة الصحيحة:1676]

خوشی کے موقع پر میوزک!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ:

''دو آوازیں ملعون ہیں:

① صَوْتُ مِزْمَارٍ عِنْدَ نِعْمَةٍ.

''خوشی یا نعمت کے موقع پر موسیقی کی آواز۔''

② وَصَوتُ وَيْلٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ.

''مصیبت کے وقت ہلاکت اور بربادی پر مشتمل الفاظ کی ادائیگی، یعنی واویلا کرنا۔''

[مسند البزار: 62/14، والسلسلة الصحيحة، حديث: 427]

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خوشی کے موقعوں پر بچیوں کے ''دف بجانے'' سے عمومی طور پر میوزک بجانے کا استدلال کر لیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے اس غلط استدلال کی نفی ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے موقعوں پر دف کا جواز ہے اور باقی آلات کا حرام ہونا ثابت ہے۔

95

نبی کریم ﷺ کے محبوب ترین لوگ!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ»

''میری امت میں سے وہ لوگ مجھے بہت محبوب ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل وعیال اور مال کے بدلے کاش اسے میری زیارت ہو جائے۔''

[صحیح مسلم، حدیث:2832]

96

گائے کا دودھ......!

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ وَهُوَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ»

''گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ وہ ہر قسم کے سبزے میں سے چرتی ہے اور اس کا دودھ ہر بیماری سے شفا کا کام دیتا ہے۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث: 1943،
والمستدرك للحاكم: 403/4]

اس سے ہم کھانے میں اضافہ کرتے ہیں!

سیدنا جابر احمسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے گھر کدو دیکھا۔ عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«هٰذَا قَرْعٌ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا»

”یہ کدو ہے، اس کی وجہ سے ہم اپنا کھانا (سالن) زیادہ کر لیتے ہیں۔“

[مسند أحمد: 4/352]

ایک غیر معروف صحابی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا، کاشانہ نبوت میں جانا اور بے تکلفی سے سوال کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھے انداز سے جواب دینا حسن اخلاق کی ایک عمدہ دلیل ہے۔ اس میں اپنائیت بھی نظر آ رہی ہے اور دوسروں کو اہمیت دینا بھی ثابت ہو رہا ہے۔

98

اچھا لگنے کا جنون......!

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کی ایک خاتون تھی جس کا قد چھوٹا تھا۔ وہ دو عورتوں کے درمیان چلتی تھی۔ اس نے لکڑی کی دو ٹانگیں بنالیں اور ایک سونے کی انگوٹھی بنالی جو اندر سے خالی تھی اور انگوٹھی کو کستوری سے بھر لیا۔ وہ بڑی شاندار خوشبو ہوتی ہے، پھر وہ دو عورتوں کے درمیان سے گزری مگر (وہاں کے) لوگ اسے پہچان نہ سکے۔“

[صحیح مسلم، حدیث:2252]

امام سندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس بیان کا مقصد شاید یہ ہو کہ عورتوں کے مکر کو واضح کیا جائے۔ واللہ اعلم

99

تو کسی سرخ وسیاہ سے بہتر نہیں ہے!

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أُنْظُرْ فَإِنَّكَ لَيْسَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى»

”دیکھ لینا! کیونکہ تم کسی سرخ وسیاہ سے بہتر نہیں ہو الا یہ کہ تم تقوی کی بدولت ان سے فضیلت حاصل کرو۔“

[مسند أحمد: 158/5، صحیح لغیرہ]

میں آپ کے بعد شادی نہیں کراؤں گی!

سیدہ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا۔ وہ کہنے لگیں: میں نے اپنے خاوند (سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ) سے طے کیا تھا کہ میں آپ کے بعد کہیں اور شادی نہیں کروں گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ»

''یہ درست نہیں ہے۔''

[المعجم الكبير للطبراني: 10/2، حديث: 1171،
والسلسلة الصحيحة: 161/2، حديث:608]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسب ذیل روایت بھی بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام مبشر سے کہا: ''کیا تم زید بن حارثہ میں کوئی رغبت نہیں رکھتی؟'' وہ کہنے لگیں: کیا میں ان میں رغبت نہ رکھوں جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاں ایک مقام بنایا ہے؟ یہ تو غیرت ہے، پھر کہنے لگیں: معاملہ آپ کے سپرد ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے زید رضی اللہ عنہ کا نکاح کرا دیا۔

[السلسلة الصحيحة: 162/2، حديث: 608،
والتاريخ الكبير:285/8، حديث:3020]

101

ہمارے لیے کیا باقی بچتا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں تحفے میں ایک بھنی ہوئی بکری دی گئی، میں نے دستی کے علاوہ ساری بکری تقسیم کر دی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ دستی آپ علیہ السلام کو پسند بھی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ہمارے لیے تو اس کی دستی ہی باقی بچی ہے۔ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا» اس دستی کے سوا باقی سب کچھ ہمارے لیے باقی بچا ہے۔“

[جامع الترمذي، حديث:2470، والسلسلة الصحيحة، حديث:2544]

102

رضائے الٰہی کی تلاش میں روزہ اور صدقہ

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی رضا کی تلاش میں لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس پر اس کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا، وہ جنت میں گیا۔ اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا اور اسے اسی حالت میں موت آ گئی تو وہ جنت میں گیا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ کیا اور یہ اس کا آخری عمل ہوا تو وہ بھی جنت میں گیا۔“

[مسند أحمد:391/5]

حدیث پر عمل کی برکت!

بلال بن حصین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا۔ ہماری گفتگو ہونے لگی۔ اسی دوران انھوں نے بتایا کہ ایک دن صبح کے وقت انھوں نے بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ تو ان کی اہلیہ یا والدہ کہنے لگیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگیں، اس لیے کہ فلاں شخص آپ کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتنا دیا، فلاں آیا تو اسے یہ دیا۔ وہ کہنے لگے: میں بھی کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا مگر مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ پھر کسی دوسرے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرما رہے تھے۔ اس وقت میں نے جو آپ سے سنا وہ یہ کلمات تھے: «مَنِ اسْتَعَفَّ يُعِفُّهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْنَى يُغْنِهِ اللّٰهُ......»

”جس نے سوال سے بچنے کی کوشش کی اللہ اسے بچا دے گا اور جو دوسروں سے مستغنی ہوا اللہ اسے غنی کر دے گا۔ اور جو کوئی ہم سے سوال کرتا ہے ہم اس پر خرچ کر دیتے ہیں اور جو کوئی ہم سے سوال کرنے سے بچتا ہے یا خودداری کا مظاہرہ کرتا ہے، وہ اس سے بہتر ہے جو ہم سے سوال کرتا ہے۔“

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یہ مبارک کلمات سن کر واپس آ گیا اور کسی قسم کا مطالبہ نہ کیا۔ اس کے نتیجے میں اللہ ہمیں رزق سے مسلسل نوازتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے انصار میں سے کسی گھرانے کو اپنے سے زیادہ مالدار نہیں دیکھا۔“

[مسند أحمد: 3/44، صحيح]

104

خشیتِ الٰہی کا جبریل علیہ السلام پر اثر!

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَرَرْتُ بِجِبْرِيلَ لَيلَةَ أُسْرِيَ بِي بِالْمَلَاءِ الْأَعْلَى، وَهُوَ كَالْحِلْسِ الْبَالِي مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ»

''میں شبِ معراج کو فرشتوں کی مجلس میں جبریل علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اللہ کے خوف سے ایسے تھے جیسے پرانا بوسیدہ ٹاٹ ہوتا ہے۔''

[المعجم الأوسط: 5/ 64، حديث: 4679،
والسلسلة الصحيحة:5/362، حديث:2289]

105

سجدہ ایسے کہ دیکھ کر ترس آئے

سیدنا احمر بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ترس آتا تھا جب آپ سجدے میں اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے دور تر کرتے تھے۔

[مسند أحمد:4/342، وسنن أبي داود، حديث:900، حسن]

دراصل سجدے میں کہنیاں پہلوؤں سے جس قدر دور ہوں اسی قدر مشقت بھی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔

دودھ کا ازحد شوق!

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قرآن مجید اور دودھ کے حوالے سے ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کتاب اور دودھ سے کیا مراد؟ فرمایا:

«يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ فَيَتَأَوَّلُونَهُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ»

''وہ قرآن سیکھیں گے لیکن اس کا مطلب وہ لیں گے جو اللہ نے نہیں اُتارا۔''

«وَيُحِبُّونَ اللَّبَنَ فَيَدَعُونَ الْجَمَاعَاتِ وَالْجُمَعَ وَيَبْدُونَ»

''اور دودھ کا بڑا شوق رکھیں گے اور اس کے حصول کے لیے جماعتیں اور جمعے بھی چھوڑ دیں گے اور دیہاتوں کا رُخ کرلیں گے۔''

[مسند أحمد: 155/4]

107

صبح سویرے کے اوقات میں برکت

سیدنا صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا»

''اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت ڈال دے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی فوجی دستہ یا لشکر روانہ کرنا ہوتا تھا تو دن کے آغاز ہی میں روانہ فرماتے تھے۔

[سنن أبي داود، حديث: 2606، وسنن ابن ماجه، حديث: 2236]

108

چھوٹوں کے پاس ...... علم کی تلاش

سیدنا ابوامیہ جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ»

''علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ علم چھوٹوں کے پاس تلاش کیا جائے گا۔'' [السلسلة الصحيحة:2/194، حديث:695]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ جب تک اپنے بڑوں سے علم حاصل کرتے رہیں گے بھلائی میں رہیں گے اور جب انھوں نے علم چھوٹوں سے لینا شروع کر دیا تو ہلاک ہو جائیں گے۔

[فيض القدير للمناوي:2/533، حديث:2475]

قومی جرائم اور ان پر ملنے والی سزائیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ......»

”جب بھی کسی قوم میں بے حیائی ظاہر ہوتی ہے حتی کہ وہ اس کا سرِ عام اظہار کرنے لگتے ہیں تو ان میں طاعون (وبائی امراض) اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں کہ ان کے گزرے ہوئے لوگوں میں ان کا نام تک نہیں ہوتا۔

جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو قحط سالی، گزر بسر میں تنگی اور حکمران کے ظلم کی صورت میں اس کا مواخذہ ہوتا ہے۔

جو قوم زکوۃ نہیں دیتی تو اس پر آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

جو قوم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دیتا ہے، پھر وہ دشمن ان کے وسائل میں سے کچھ پر قبضہ کر لیتا ہے۔ جس قوم کے راہرو کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ (نظام) کو اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ خانہ جنگی کی سی کیفیت پیدا فرما دیتا ہے۔“

[سنن ابن ماجه، حديث:4019]

110

اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمھارے ہاتھ میں

سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَبْشِرُوا! فَإِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ، فَإِنَّهُ لَنْ تَهْلِكُوا، وَلَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا»

''تمھیں بشارت ہو! بس یہ قرآن رسّی ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمھارے ہاتھ میں، لہٰذا اسے مضبوطی سے تھام لو۔ یقیناً تم اس کے ہوتے ہوئے ہلاکت سے دوچار ہوگے اور نہ کبھی گمراہ ہوگے۔''

[صحيح ابن حبان: 329/1، ومصنف ابن أبي شيبة: 481/10، والسلسلة الصحيحة، حديث: 713]

111

سب سے بڑا سُود؟

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَى الرِّبَا شَتْمُ الْأَعْرَاضِ»

''سب سے بڑا سود یہ ہے کہ لوگوں کی عزتوں سے کھیلا جائے۔''

[السنن الكبرىٰ للبيهقي: 241/10، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1433]

ڈاکٹر یا معالج کی اہمیت!

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمانے لگے:

«أَلَا تَدْعُوا لَهُ طَبِيبًا» ”تم نے اس کے لیے کسی معالج کو کیوں نہیں بلایا؟“

انھوں نے جواباً عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں اس کا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: «إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءً»

”یقیناً اللہ عزوجل نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کے ساتھ اس کا علاج بھی اتارا ہے۔“

[السلسلة الصحيحة، حديث:2873]

اس سے ملتی جلتی ایک روایت مسند احمد میں صحیح سند سے مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے فلاں قبیلے کے معالج کو بلاؤ۔“ انھوں نے بلایا تو معالج کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! دوائی بھی کسی کام آتی ہے؟ فرمایا:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَهَلْ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا جَعَلَ لَهُ شِفَاءً»

”سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے زمین پر جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی شفا کا بھی بندوبست کیا ہے۔“

[مسند أحمد:371/5]

113

نیک اعمال ضائع ہونے سے بچائیے!

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی نے کسی شخص کے متعلق کہا کہ اللہ کی قسم! فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«مَنْ ذَاالَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ»

”کون ہے جو مجھ پر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا۔ پس یقیناً میں نے اس شخص کو بخش دیا اور تیرے عمل ضائع کر دیے۔“

[صحيح مسلم، حديث:2621]

114

دھوپ اور چھاؤں میں نہ بیٹھیں!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے:

«نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْعَدَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ»

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھے۔“

[سنن أبي داود، حديث:4821، والسلسلة الصحيحة:9/38، حديث: 3110]

کھجور کے درخت لگایئے!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ وَفِي يَدِهِ فَسِيلَةٌ فَلْيَغْرِسْهَا»

''تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو اور ادھر قیامت قائم ہو رہی ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ کھجور کا پودا زمین میں لگا دے۔''

[مسند أحمد: 3/191 (صحيح)]

اس حدیث کی مزید وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے: ''اگر قیامت سے پہلے اسے کھجور کا پودا لگانے کا موقع مل جائے تو اسے چاہیے کہ لگا دے۔''

[مسند أبي داود الطيالسي: 3/545، حديث: 2181]

اس سے واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے درخت کو بہت پسند فرماتے تھے، لہٰذا اُمتِ محمدیہ کی ثقافت میں یہ شامل ہونا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ بھی دی ہے۔

[صحيح البخاري، حديث: 61]

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

«بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ»

''جس گھر میں کھجور نہیں اس کے باسی سیر نہیں ہو سکتے۔''

[صحيح مسلم، حديث: 2046]

116

کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ ایسا کر رہی ہے؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسراء کی رات آپ ﷺ کے پاس براق لائی گئی ،اسے لگام ڈالی ہوئی تھی اور زین کسی ہوئی تھی۔ (آپ ﷺ سوار ہونے لگے) تو وہ بدک گئی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ ایسا کر رہی ہے، حالانکہ تجھ پر محمد ﷺ سے زیادہ باعزت اور قابل تکریم سوار ہی نہیں ہوا۔ تو براق پسینے سے شرابور ہو گئی۔

[جامع الترمذي، حديث: 3131]

117

بندوں کی نا اُمیدی اللہ تعالیٰ کو ہنساتی ہے

سیدنا ابورزین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں:

«ضَحِكَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ»

”ہمارا رب عزوجل اپنے بندوں کی نا امیدی اور تبدیلی حالات کے قریب ہونے سے ہنستا ہے۔“

[مسند أحمد: 12/4، ومسند الطيالسي: 417/2، حديث: 1188، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2810]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مختلف امور میں سپیشلائزیشن

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ......»

''میری امت میں سے امت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر رضی اللہ عنہ، اللہ کے دین میں سب سے بڑھ کر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کرنے والے عمر رضی اللہ عنہ، سب سے زیادہ حیا والے عثمان رضی اللہ عنہ، سب سے زیادہ درست فیصلہ کرنے والے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، کتاب اللہ کے سب سے عمدہ قاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور علوم وراثت سے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہاں! یقیناً ہر ایک امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔''

[سنن ابن ماجه، حديث: 154،
ومسند أحمد:281/3 (صحيح)]

119

گلوکاراؤں اور ان کی سی ڈی فروخت کرنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ!

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَاتَبِيعُو الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَاخَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ»

”گلوکاراؤں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ ہی انھیں (یہ فن) سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں خیر نہیں ہے۔ ان کی قیمت (کمائی) حرام ہے۔“

[جامع الترمذي، حديث:1282، 3195، والسلسلة الصحيحة، حديث:2922]

120

دن کو تہجد کی نماز!

سیدنا ابو صالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«أَرْبَعُ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ يَعْدِلْنَ بِصَلَاةِ السَّحَرِ»

”ظہر سے قبل چار رکعات سحری (تہجد) کی نماز کے برابر ہیں۔“

[مصنف ابن أبي شيبة: 199/2، حديث: 5991، والسلسلة الصحيحة، حديث:1431]

برائی سے روکنے کا فریضہ رہ جائے تو......!

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا:

«إِنَّ اللّٰهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يَقُولَ: مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ، فَإِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ: يَارَبِّ رَجَوْتُكَ، وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ»

”بے شک اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ایک بندے سے باز پرس کریں گے۔ ایک سوال یہ بھی ہو گا: جب تو نے برائی کو دیکھا تو تو نے اسے برا کیوں نہ جانا؟ پھر جب اللہ تعالیٰ بندے کو جواب سکھا دیں گے تو وہ عرض کرے گا: آپ سے امید تھی اور لوگوں کا ڈر تھا۔“

[سنن ابن ماجہ، حدیث: 4017]

122

کیا آپ مقروض ہیں؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مروی ہے:

«مَنِ ادَّانَ دَيْنًا يَنْوِي قَضَاءَهُ كَانَ مَعَهُ عَوْنٌ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ»

”جس پر قرض ہو اور وہ اس کی ادائی کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے مدد اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔“

[السنن الكبرىٰ للبيهقي:5/354، حديث: 11276، 11277، والسلسلة الصحيحة، حديث:1029]

123

اونٹنی کے بچے پر سواری!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تمھیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ وہ عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹنی کا بچہ لے کر میں کیا کروں گا؟ فرمایا:

«وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ»

کیا اونٹ کو اونٹنی ہی جنم نہیں دیتی؟

یعنی اونٹ بھی اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

[سنن أبي داود، حديث: 4998]

وفات سے قبل نیک عمل کی توفیق

سیدنا عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْراً عَسَلَهُ ، فَقِيلَ وَمَا عَسْلُهُ؟»

''جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نیک نامی کر دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا:

«يَفْتَحُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ»

''اللہ تعالیٰ اسے اس کی وفات سے قبل نیک عمل کی توفیق دیتا ہے حتیٰ کہ اس سے متعلقہ افراد اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔''

[صحيح ابن حبان :54/2، حديث:342، ومسند أحمد: 224/5، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1114]

125

حکمرانوں کا معاملہ ان کے ساتھ ہے!

سیدنا علقمہ رحمہ اللہ اپنے والد گرامی سیدنا وائل بن حجر کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اگر ہمارے حکام ایسے ہوں کہ وہ اللہ کی اطاعت سے ہٹ کر کام سرانجام دیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

«عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ»

''جن باتوں کا انھیں مکلّف ٹھہرایا ہے اس کا بوجھ انھی پر ہوگا اور جس کا تمھیں مکلّف ٹھہرایا ہے اس کا بوجھ تم (عوام) پر ہوگا۔''

[المعجم الكبير للطبراني: 140/6، حديث: 6198، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1987]

126

رسولوں کی تعداد؟

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رسولوں کی تعداد کتنی ہے؟ فرمایا:

«ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ»

''رسولوں کی تعداد 315 ہے۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث: 2668]

آپ قبر میں اپنے والد گرامی سے صلہ رحمی کرنا چاہتے ہیں؟

ابو بردہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور کہنے لگے: آپ کے علم میں ہے کہ میں آپ کے پاس کیوں آیا ہوں؟ ابو بردہ کہنے لگے: نہیں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے:

« مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهِ فَلْيَصِلْ إِخْوَانَ أَبِيهِ بَعْدَهُ »

”جسے یہ بات پسند ہے کہ اپنے والد سے قبر میں صلہ رحمی کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے والد کے بھائیوں (دوستوں) سے صلہ رحمی کرے۔“

[مسند أبي يعلى: 37/10، حديث: 5669،
وصحيح ابن حبان: 175/2، حديث: 432،
والسلسلة الصحيحة، حديث: 1432]

128

رشتے کے معاملے میں بیٹیوں سے مشاورت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں میں سے کسی کا نکاح کرنا ہوتا تو اس کے پاس اس کے گوشے میں چلے جاتے، پھر فرماتے: ''فلاں شخص فلاں خاتون کا تذکرہ کر رہا تھا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے بات کر رہے ہوتے اس صاحبزادی کا نام بھی لیتے۔ اگر وہ خاموش ہو جاتی تو نکاح کر دیتے یا پھر وہ ناپسند کرتی تو وہ اپنے گوشے کے پردے کو کھٹکھٹاتی تو اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نکاح اس شخص سے نہ کرتے۔''

[مسند أحمد: 78/6، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2973]

129

جس عذاب کی لپیٹ میں سب آتے ہیں

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَاتَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ إِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِالْعَذَابِ»

''کوئی بھی قوم جب جہاد ترک کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو عمومی عذاب سے دوچار کرتا ہے۔''

[المعجم الأوسط: 148/4، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2663]

مجھے نماز پڑھنے والوں کو زدوکوب سے روکا گیا ہے!

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے اور آپ کے ساتھ غلام بھی تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں خادم دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے جسے چاہو لے لو۔ وہ عرض کرنے لگے: آپ میرے لیے منتخب فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے لو اور اسے زدوکوب نہ کرنا کیونکہ خیبر سے واپسی کے وقت، میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نماز پڑھنے والوں کو زدوکوب کرنے سے روکا گیا ہے۔

دوسرا غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا اور اس غلام کے متعلق خیر خواہی کی وصیت کی تھی۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے پوچھا کہ اس غلام کا کیا بنا جو میں نے تمھیں دیا تھا؟ وہ عرض پرداز ہوئے: آپ نے مجھے اس کے متعلق بھلائی کی وصیت کی تھی، لہٰذا میں نے اسے آزاد ہی کر دیا ہے۔

[مسند أحمد: 250/5، 258، والسلسلة الصحيحة، حديث:1428]

131

تعصب کیا ہے؟

حضرت فُسیلہ کہتی ہیں کہ میرے والد سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص اپنی قوم سے محبت کرے تو یہ عصبیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا، وَلٰكِنْ مِّنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ»

”نہیں، عصبیت کے زمرے میں تو یہ بات آتی ہے کہ ایک شخص ظلم و زیادتی میں اپنی قوم کی نصرت وحمایت کرے۔“

[مسند أحمد: 4/107]

132

فقر کا دروازہ...... کہیں کھل نہ جائے!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَفْتَحُ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ»

”جو شخص بھی اپنے لیے (دوسروں سے) سوال کرنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔“

[مسند أحمد: 2/418]

ٹھنڈی یا گرم چیز لگنے سے......

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمت میں پتھر کی ہانڈی میں آٹے، دودھ اور گھی سے بنائی ہوئی ڈش پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے لیے ہانڈی پر ہاتھ رکھا تو آپ کی مبارک انگلیاں جل گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک حَسِّ (اچانک تکلیف پر نکلنے والی آواز) نکلی، پھر آپ نے فرمایا:

«ابْنُ آدَمَ إِنْ أَصَابَهُ الْبَرْدُ قَالَ: حَسِّ، وَإِنْ أَصَابَهُ الْحَرُّ قَالَ: حَسِّ»

"ابن آدم کو اگر سردی لگے تو بھی سی سی کرتا ہے اور اگر گرمی لگے تو بھی یہی حالت ہوتی ہے۔"

[مسند أحمد: 410/6، والسلسلة الصحيحة: 106/4، حديث: 1578]

134

زبان دانی کے زور پر!

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ»

''مجھے اپنی امت کی طرف سے زیادہ خدشہ ہر اس منافق سے ہے جو زبان دان ہو۔''

[مسند أحمد:1/22]

دراصل ایسے منافق لوگ زبان و تحریر سے مسلمانوں کی اقدار وروایات مسخ کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

135

نیکی بھلی اور برائی بری لگے تو......!

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«......وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَسُرُّهُ حَسَنَتُهُ وَتَسُوئُهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ»

''جس شخص کو اس کی نیکی اور اچھائی اچھی لگے اور برائی بری لگے تو ایسا شخص مومن ہے۔''

[مسند أحمد:1/26]

جہاد اور فساد میں فرق ضروری ہے!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ، فَأَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْهَ اللّٰهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ»

”سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہاد دو قسم کا ہے۔ جس نے اللہ کی رضا چاہی، امام کی اطاعت کی، عمدہ مال خرچ کیا، اپنے شریک کار سے نرمی کا برتاؤ کیا اور فساد سے بچتا رہا تو بلاشبہ ایسے مجاہد کا سونا اور جاگنا سبھی اجر وثواب کا کام ہے لیکن جس نے فخر، دکھلاوے اور شہرت کی نیت رکھی امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد کیا تو بلاشبہ ایسا آدمی (ثواب تو کیا) برابری کے ساتھ بھی نہیں پلٹتا۔“

[سنن أبي داود، حديث: 2515، وصحيح أبي داود، حديث: 2195]

137

جس حکمران سے اللہ بھلائی کا ارادہ کرے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَأَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَالِحًا إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ»

''تم میں سے جو کوئی کسی کام کا نگران بنے اور اللہ اس سے بھلائی کا ارادہ کرے تو اللہ اس کے لیے نیک اور باصلاحیت وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر حکمران بھولے تو وہ یاد دہانی کرا دیتا ہے اور اسے پہلے سے یاد ہو تو اس کا وزیر اس کی اعانت کر دیتا ہے۔''

[سنن النسائي، حديث:4209، والسلسلة الصحيحة، حديث:489]

138

حفاظتِ علم کا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ»

''علم کو لکھ کر قید (محفوظ) کر لیا کرو۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث:2026]

مشکلات میں سنت پر کار بند رہنے والے کی فضیلت

سیدنا عتبہ بن غزوان مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيهِنَّ يَوْمَئِذٍ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ»

”یقیناً تمھارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں کہ ان دنوں سنت پر مضبوطی سے کار بند رہنے والے کے لیے تمھارے 50 آدمیوں جتنا اجر ملے گا۔

انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا انھی میں سے 50 لوگوں کے برابر؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

«بَلْ مِنْكُمْ»

”نہیں بلکہ تم میں سے 50 کے برابر۔“

[المعجم الكبير للطبراني: 12/44، حديث: 13736، والسلسلة الصحيحة، حديث:494]

140

قرآنِ مجید کو اپنا قائد بنا لیں

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ»

''جو قرآن مجید کو اپنے آگے رکھتا ہے تو قرآن مجید اسے جنت کی طرف لے جاتا ہے۔'' «وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ» ''اور جو اسے پس پشت ڈالتا ہے تو قرآن اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے۔''

[صحيح ابن حبان:331/1، حديث:124، والسلسلة الصحيحة، حديث:2019]

141

رفاہِ عامہ کے کام ...... جنت بطور انعام

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راستے میں ایک درخت تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک شخص آیا اور اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ»

''یقیناً میں نے اسے جنت میں اس درخت کے سائے میں گھومتے پھرتے دیکھا ہے۔''

[مسند أبي يعلىٰ:392/5، حديث:3058]

سنتوں کو مٹانے والے اور بدعات کو فروغ دینے والے حکمران

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِئُونَ مِنَ السُّنَّةِ، وَيَعْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيتِهَا»

''میرے بعد تمھارے امور کے نگران ایسے لوگ بھی ہوں گے جو سنت کی روشنی کو بجھائیں گے اور بدعت پر عمل پیرا ہوں گے اور نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے۔''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! میں انھیں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ»

''اے ام عبد کے بیٹے! مجھ سے پوچھتے ہو کہ کیا کرو گے؟ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔''

[سنن ابن ماجه، حديث:2865]

143

اللہ تعالیٰ سے دور بھاگنے والے بدنصیب!

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ عَلٰى أَهْلِهِ» .

''اس آدمی کے سوا تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ گے جو اللہ تعالیٰ سے یوں دور بھاگتا ہے جیسے اونٹ اپنے مالک کو چھوڑ کر بھاگتا ہے۔''

[المستدرك للحاكم: 1/123، حديث: 184، ومسند أحمد:5/258، والسلسلة الصحيحة، حديث:2043]

144

بہترین اٹھتے قدم

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَمَامِنْ خُطْوَةٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ خُطْوَةٍ مَشَاهَا رَجُلٌ إِلٰى فُرْجَةٍ فِي الصَّفِّ فَسَدَّهَا»

''ان قدموں سے زیادہ اجر والے کوئی قدم نہیں جنھیں ایک شخص صف میں موجود فاصلے کوختم کرنے کے لیے اٹھاتا ہے۔''

[المعجم الأوسط:5/246، حديث: 5217، والسلسلة الصحيحة، حديث:2533]

اللہ کے ہاں انتہائی پسندیدہ اور ناپسندیدہ بات

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں محبوب ترین بات یہ ہے کہ آدمی کہے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ»

''اے اللہ تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام بڑا ہی بابرکت اور تیری ذات بڑی ہی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں۔''

اسی طرح اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ترین بات یہ ہے کہ ایک آدمی کسی دوسرے سے کہے: «اِتَّقِ اللّٰهَ» ''اللہ سے ڈر جا'' وہ جواب دے: تیرے اوپر تیری ہی ذمہ داری ہے (میری نہیں۔)''

[التوحيد لابن مندة: 84/2، حديث: 655،
و السلسلة الصحيحة، حديث: 2598]

146

اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب کون؟

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان منقول ہے:

«مَا مِنْ رَجُلَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا كَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللّٰهِ أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِّصَاحِبِهِ»

”دو شخص جو آپس میں اللہ کی رضا کے لیے ایک دوسرے کی عدم موجودگی میں محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے۔“

[المعجم الأوسط:267/5، حديث:5279، والسلسلة الصحيحة، حديث:3273]

147

میزبان سے اٹھنے کی اجازت لے لی ہے؟

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَجَلَسَ عِنْدَهُ فَلَا يَقُومَنَّ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَهُ»

”تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی سے ملنے جائے اور اس کے پاس بیٹھ جائے تو اس سے اجازت لیے بغیر نہ اٹھے۔“

[السلسلة الصحيحة، حديث:182]

محبتِ رسول ﷺ کا نبوی معیار

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بحرین سے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ مہمان آئے۔ نبی ﷺ نے اپنے لیے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔ وہ سب مہمان وضو کے پانی کی طرف لپکے اور جس قدر بھی میسر آیا وہ اسے پینے لگ گئے۔ اور جو پانی زمین پر گر گیا تھا وہ اس پانی کو اپنے چہروں، سروں اور سینوں پر ملنے لگے۔ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: تمھیں اس کام پر کس نے آمادہ کیا ہے؟ وہ بولے: آپ ﷺ سے محبت کے باعث۔ ہمیں اُمید ہے کہ اللہ بھی ہم سے محبت کرے گا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَحَافِظُوا عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: صِدْقِ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَحُسْنِ الْجِوَارِ»

”اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تم سے محبت کریں تو تین عادات کو باقاعدہ اپنا لو:

① سچی بات۔

② ادائے امانت۔

③ پڑوسی سے حسنِ سلوک۔“

[السلسلة الصحيحة، حديث:2998]

149

خریدا ہوا مال خوشی سے واپس کریں

سیدنا ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَقَالَ أَخَاهُ بَيْعًا، أَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ»

''جس نے اپنے بھائی (کے کہنے پر اس) کی بیع (خریدا ہوا سامان یا رقم) واپس کر دی تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی غلطیوں سے درگزر فرمائے گا۔''

[المعجم الأوسط للطبراني: 272/1، حديث: 889، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2614]

150

ہائے، ہائے کی بجائے......؟

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں تو ان کے منہ سے ''حس'' کی آواز نکلی۔ جیسے ہم ''تکلیف سے ''سی'' یا'' ہائے'' کی آواز نکالتے ہیں۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْقُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ، لَطَارَتْ بِكَ الْمَلٰئِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ»

''اگر تم ''بسم اللہ'' کہتے تو فرشتے تمھیں لے کر اڑتے اور لوگ تمھاری طرف دیکھ رہے ہوتے۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث: 2796]

گورنروں کے فرائض

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبے میں ارشاد فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلٰى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ فَإِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ، وَيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَمْرِهِمْ»

''اے اللہ! میں شہروں پر مقرر کردہ عمال اور گورنروں پر تجھے گواہ بناتا ہوں۔ میں نے انھیں وہاں کے لوگوں پر اس لیے مقرر کیا ہے:

① لوگوں کو دین سکھائیں۔

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے آگاہ کریں۔

③ مال غنیمت میں سے ان کے حصے تقسیم کریں۔

④ ان کے ساتھ عدل کریں۔

⑤ اور ان کے اشکالات مجھ تک پہنچائیں۔''

[مسند أحمد:28/1]

یہ ہوتا ہے مسلم ریاست کا حکمران اور وہاں کے گورنروں کے فرائض!

152

زیادہ نقصان کس کا ہوگا؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالْآخِرَةِ، وَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا»

''جس نے دنیا طلب کی اس نے آخرت کا نقصان اٹھایا اور جس نے آخرت طلب کی اس نے دنیا کا گھاٹا برداشت کیا، « فَأَضِرُّوا بِالْفَانِي لِلْبَاقِي » ''لہٰذا تم باقی رہنے والی آخرت کے مقابلے میں دنیا کا نقصان برداشت کرلو۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث: 3287]

153

اولاد بہترین کمائی ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے:

«إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ»

''یقیناً تمھاری اولاد تمھاری سب سے پاکیزہ کمائی ہے، لہٰذا تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔''

[السلسلة الصحيحة، تحت الحديث: 2414]

خوش طبعی کے لیے جھوٹ کا سہارا؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں؟ فرمایا:

«نَعَمْ، غَيْرَأَنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا»

''ہاں، مگر میں صرف حقیقت کے مطابق ہی بات کرتا ہوں۔''

[مختصر الشمائل للألبانی، ص: 126، حدیث: 202]

یہ فرمانِ نبوی بھی مدنظر رہے:

«وَيْلٌ لِّلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَّهُ، وَيْلٌ لَّهُ»

''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو بات کرتا ہے تو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لیے ہلاکت ہے، تباہی ہے۔''

[سنن أبي داود، حديث: 4990]

155

صرف ایک شخص اپنا تحفہ واپس لے سکتا ہے

سیدنا ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِي وَلَدَهُ»

”کسی مسلمان آدمی کے لیے عطیہ دے کر واپس لینا جائز نہیں۔ ہاں والد نے جو اپنے بچوں کو دیا ہو وہ واپس لے سکتا ہے۔“

[مسند أبي يعلى: 105/5، حديث: 2717]

156

بنو امیہ کا کوئی شخص میری سنت کو بدلے گا

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَوَّلُ مَنْ يُغَيِّرُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ»

”بنو امیہ کا کوئی شخص ہو گا جو سب سے پہلے میری سنت کو بدلے گا۔“ محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: شاید اس حدیث سے مراد یہ ہو کہ خلیفہ کے چناؤ کا نظام بدل کر اُسے موروثی بنا دے گا۔ واللہ اعلم۔

[السلسلة الصحيحة، حديث: 1749]

دو خوف جمع نہیں ہوں گے!

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَلَا أَجْمَعُ لَهُ أَمْنَيْنِ»

''میری عزت کی قسم! میں اپنے بندوں پر نہ تو دو خوف جمع کروں گا نہ دو امن۔''

«إِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمِنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''اگر میرا بندہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہو کر رہے گا روز قیامت میں اسے خوف میں مبتلا کروں گا۔ اور اگر دنیا میں میرا بندہ مجھ سے ڈرتا رہا تو روزِ قیامت میں اسے بے خوف کر دوں گا۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث : 742، 2666]

158

اشعار، نظموں اور ترانوں کے ذریعے جہاد

نبی کریم ﷺ پر جب شعر و شاعری کے متعلق قرآن مجید کا کچھ حصہ نازل ہوا تو سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اللہ تعالیٰ نے شعر کے متعلق جو نازل فرمایا ہے وہ تو آپ بخوبی جانتے ہیں۔ (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا اشارہ شاید سورۂ شعراء کی آخری آیات کی طرف تھا۔) آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ»

''یقیناً مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔''

[مسند أحمد:3/456، صحيح]

159

دیارِ غیر کا رخ سوچ سمجھ کر!

سیدنا جریر بن بجیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَرِئَتِ الذِّمَّةُ مِمَّنْ أَقَامَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فِي بِلَادِهِمْ»

''اس سے (اللہ اور اس کے رسول ﷺ) کا ذمہ بری ہے جو مشرکوں کے ساتھ ان کے علاقوں میں رہائش پذیر ہوتا ہے۔''

[السلسلة الصحيحة: 2/ 267، حديث:768]

رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ رنگ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

«كَانَ أَحَبُّ الْأَلْوَانِ إِلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْخُضْرَةَ»

''رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ ترین رنگ سبز تھا۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث:2054]

مگر بطور لباس اور کفن آپ ﷺ سفید رنگ کی تلقین فرماتے تھے۔حدیث ہے:

«اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ»

''اپنے ملبوسات میں سے سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ تمھارے بہترین ملبوسات میں سے ہے اور سفید کپڑے ہی میں اپنے فوت شدگان کو کفن دیا کرو۔''

[مسند أحمد:363/1]

161

شعر تیر بن جاتے ہیں......!

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنَّمَا تَنْضَحُونَهُمْ بِالنَّبْلِ فِيمَا تَقُولُونَ لَهُمْ مِنَ الشِّعْرِ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جو اغیار کے خلاف شعر و شاعری کرتے ہو یہ ایسے ہی ہے کہ گویا تم ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے ہو۔''

[مسند أحمد:3/456]

162

اپنے آپ کو خوف میں مبتلا نہ کریں

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تُخِيفُوا أَنْفُسَكُمْ بَعْدَ أَمْنِهَا»

''امن کے بعد اپنے آپ کو خوف میں مبتلا نہ کرو۔ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: «اَلدَّيْنُ» ''قرض۔''

[مسند أحمد: 4/146، و السلسلة الصحيحة، حديث:2420]

متلاشیانِ علم کو خوش آمدید!

سیدنا صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں حصولِ علم کے لیے حاضر ہوا ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ وَتُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ حُبِّهِمْ لِمَا يَطْلُبُ»

''طالب علم کو خوش آمدید! طالب علم کا علم حاصل کرنا فرشتوں کو اتنا پسند ہے کہ اسے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں سے اس پر سایہ کرتے ہیں، پھر ایک دوسرے پر سوار ہو کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔''

اس موقع پر سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ نے سوال یہ کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اکثر و بیشتر مکہ اور مدینہ منورہ کے سفر میں رہتے ہیں، لہٰذا ہمیں موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات۔''

[المعجم الكبير للطبراني: 8/ 54، حديث: 7347، والسلسلة الصحيحة، حديث: 3397]

164

نشہ آور اشیاء کا استعمال......؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ»

''اور جس نے کوئی نشہ آور چیز پی، (کھائی یا استعمال کی) اس کی چالیس دن کی نمازیں کاٹ لی جائیں گی تو اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔''

[سنن أبي داود، حديث:3680، والسلسلة الصحيحة، حديث:2039]

165

انتہائی برا ولیمہ؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَىٰ لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ»

''انتہائی برا کھانا ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں امیر لوگوں کو دعوت دی جائے مگر کمزور لوگوں کو پس پشت ڈال دیا جائے۔''

[صحيح البخاري، حديث: 5177، وصحيح مسلم، حديث:1432]

کھجور کے درخت کی گواہی!

بنی عامر کا ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''اے محمد ﷺ! آپ ادھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں، کیا میں آپ کا علاج معالجہ نہ کروں۔'' (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہونے کی دعوت دی۔ اور فرمایا:

«هَلْ لَّكَ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً»

''کیا میں تمھیں کوئی نشانی نہ دکھاؤں؟''

وہاں کھجور کے اور کچھ دیگر درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کھجور کے پھل دار درخت کو بلایا تو وہ آپ کی طرف آ گیا۔ اور جھکنے اور اوپر اٹھنے لگا اور آ کر آپ علیہ السلام کے سامنے ٹھہر گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِرْجِعْ إِلٰى مَكَانِكَ»

''اپنی جگہ چلا جا۔''

تو وہ اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ دیکھ کر بنی عامر کا وہ شخص کہنے لگا: ''اللہ کی قسم! میں کبھی بھی آپ کی بات کی تکذیب نہیں کروں گا۔''

[مسند أبي يعلى: 4/236، حديث: 2350، والسلسلة الصحيحة، حديث: 3315]

167

باہمی دوستی اور دشمنی میں اعتدال سے کام لیجیے!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا، عَسٰى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا، عَسٰى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا»

''اپنے دوست سے محبت ایک حد تک رکھو، شاید کہ کل وہ تمھارا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن سے دشمنی بھی ایک حد تک رکھو ممکن ہے کل وہ تمھارا دوست بن جائے۔'' [جامع الترمذي، حديث: 1997]

168

بچوں سے شفقت!

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے، میں بھی ساتھ چل پڑا۔ اتنے میں آگے سے کچھ بچے آگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ایک ایک رخسار پر (شفقت سے) ہاتھ پھیر رہے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ میں ٹھنڈک بلکہ ایسی خوشبو محسوس کی کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطار کے بکس سے ہاتھ نکالا ہو۔

[صحيح مسلم، حديث: 2329]

ناموسِ رسالت...... والد کا سر آپ ﷺ کے قدموں میں!!

رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی ابن سلول کے پاس سے گزرے تو اس نے (حقارت آمیز لہجے میں) کہا: ''ابن ابی کبشہ نے ہمیں غبار آلود کر دیا ہے۔'' یہ سن کر عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے عرض کرنے لگے: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت و شرف سے نوازا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی! آپ چاہیں تو میں اپنے باپ کا سر (قلم کر کے) آپ کی خدمت میں پیش کروں!'' نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَا وَلٰكِنْ بِرَّ أَبَاكَ وَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُ»

''نہیں! بلکہ اپنے باپ سے اچھا سلوک کرو اور اس سے اچھے انداز سے پیش آؤ۔''

[صحیح ابن حبان: 2/51، حدیث: 428،
والسلسلة الصحيحة، حديث:3223]

170

مسلمان بھائی کا خون کرنے کے مترادف!

حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ»

''جو شخص ایک سال تک مسلمان بھائی سے تعلقات منقطع رکھے، یہ اس کا خون بہانے کے مترادف ہے۔''

[مسند أحمد:220/4، والسلسلة الصحيحة:599/2، حديث:928]

171

کھانے کے بعد ٹشو پیپر کا استعمال کب؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے:

«وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ؟»

'' (کھانے کے بعد) اپنی انگلیوں کو چاٹنے تک اپنے ہاتھوں کو ٹشو پیپر اور رومال وغیرہ سے صاف نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے؟''

[صحيح مسلم، حديث:2033]

اسلام کو پسِ پشت ڈالنے والا شخص!

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ»

''جس نے بلا ضرورتِ (شرعی) تین جمعے چھوڑ دیے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

[صحيح أبي داود، حديث: 1052، وصحيح ابن ماجه، حديث: 1126]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ فَقَدْ نَبَذَ الْإِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ»

''جس نے مسلسل تین جمعے چھوڑ دیے تو اس نے اسلام کو پسِ پشت ڈال دیا۔''

[مسند أبي يعلى: 102/5، حديث: 2712]

173

کیا آپ کو قبر اور حشر میں سایہ درکار ہے؟

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ»

”بے شک صدقہ، صدقہ ادا کرنے والے لوگوں کی قبروں کی تپش کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔“

«وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ»

اور مومن حشر میں اپنے صدقے کے سائے میں سایہ حاصل کرے گا۔“

[المعجم الکبیر: 286/17، حدیث: 14476، والسلسلۃ الصحیحۃ، حدیث: 3484]

174

کھانے والی کوئی چیز زمین پر گر جائے تو......

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ»

”جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو اسے پکڑ لے، اس سے مٹی وغیرہ دُور کر لے اور کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“

[صحیح مسلم، حدیث: 2033]

نمازیوں کی راہیں تکتی بلند وبالا مساجد......!

ابو قلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حرم کی طرف جا رہے تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو وہ فرمانے لگے: کیا تم پڑاؤ نہیں ڈالتے کہ سب مل کر نماز پڑھ لیں! میں نے عرض کی: اگر آپ اس مسجد تک چلے چلیں؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سی مسجد؟ کہا گیا: بنوفلاں کی مسجد۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بہت پریشان ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا ہے:

«يَأْتِي عَلَىٰ أُمَّتِي زَمَانٌ يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ وَلَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا»

''میری امت پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ یہ مساجد کے ذریعے ایک دوسرے پر فخر کریں گے، جبکہ ان کی آباد کاری برائے نام ہی کریں گے۔''

[مسند أبي يعلى: 5/199، حديث: 2817]

176

انوکھا ریکارڈر!

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ، يَشْهَدَانِ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ»

”یقیناً اس حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں۔ جو اس پتھر کا صدقِ دل سے بوسہ لیں گے یہ دونوں روز قیامت ان کے حق میں گواہی دیں گے۔“

[مسند أبي يعلى: 107/5، حديث: 2719]

ایک حدیث میں حجر اسود کی آنکھوں کا بھی تذکرہ ہے۔

[سنن ابن ماجه، حديث: 2944]

177

میرے ساتھ تعلق کا لحاظ رکھنا!!

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام میں ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے میں آپ لوگوں کے اندر کھڑا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے (ہم سے خطاب فرما رہے) تھے اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِحْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ»

”میرے صحابہ کے بارے میں، پھر ان کے بعد والوں کے بارے میں، پھر ان کے بعد والوں کے بارے میں میرا خیال اور لحاظ رکھنا۔“

[سنن ابن ماجه، حديث: 2363، والسلسلة الصحيحة، حديث: 1116]

یہ صدقے کا کون سا وقت ہے؟

سیدنا بُسر بن جحاش قرشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنی ہتھیلی پر لعابِ دہن رکھا، پھر اس پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے فرمایا:

«قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ! أَنّٰى تُعْجِزُنِي وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِّثْلِ هٰذِهِ، حَتّٰى إِذَا سَوَّيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ ، مَشَيْتَ بَيْنَ بُرْدَيْنِ، وَلِلْأَرْضِ مِنْكَ وَئِيدٌ، فَجَمَعْتَ وَمَنَعْتَ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ، قُلْتَ: أَتَصَدَّقُ، وَأَنّٰى أَوَانُ الصَّدَقَةِ؟»

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم! تو مجھے کہاں عاجز کر سکے گا، میں نے تجھے اس طرح کی چیز سے پیدا کیا ہے۔ حتی کہ میں نے جب تیرے اعضا کو ٹھیک کیا اور تیری قامت کو معتدل رکھا تو تو (فخر سے) اپنی چادروں میں چلنے لگا اور زمین پر تیری دھمک تھی، پھر تو نے مال جمع کیا اور خرچ نہ کیا، پھر جب وہ (جان) ہنسلیوں تک پہنچ جائے گی تو تو کہے گا کہ میں صدقہ کرتا ہوں مگر اب صدقے کا وقت کہاں!!''

[مسند أحمد: 210/4]

نجات کے لیے 10 فیصد عمل تو ضروری ہے!

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي زَمَانٍ، كَثِيرٌ عُلَمَاءُهُ، قَلِيلٌ خُطَبَاءُهُ، مَنْ تَرَكَ عُشْرَ مَا يَعْرِفُ فَقَدْ هَوٰى، وَيَأْتِي مِنْ بَعْدُ زَمَانٌ كَثِيرٌ خُطَبَائُهُ، قَلِيلٌ عُلَمَاءُهُ، مَنِ اسْتَمْسَكَ بِعُشْرِ مَا يَعْرِفُ فَقَدْ نَجَا»

''یقیناً آج یہ دور ہے جس میں علماء زیادہ اور خطباء کم ہیں۔ ایسی صورت حال میں جس شخص کو جو علم و معرفت ہے اس میں سے 10 فیصد بھی چھوڑ دے گا تو گمراہ ہو گا مگر ایک زمانہ اس کے بعد بھی آنا ہے جس میں خطباء زیادہ اور علماء برائے نام ہوں گے، اس دور میں جو شخص اپنے علم کے مطابق 10 فیصد کو بھی تھام لے گا تو وہ نجات پا جائے گا۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث: 2510]

180

تم نے جو آگ بھڑکائی ہے اسے ٹھنڈا بھی کر لو

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز کے وقت ایک منادی کرنے والے کو بھیجا جاتا ہے اور وہ یہ صدا لگاتا ہے: آدم کے بیٹو! اپنے اوپر تم نے (گناہوں کی) جو آگ بھڑکائی ہے اسے ٹھنڈا کر لو تو وہ کھڑے ہوتے ہیں، نماز کے لیے طہارت حاصل کرتے ہیں تو ان کی خطائیں ان کی آنکھوں سے گر جاتی ہیں۔ وہ نماز پڑھتے ہیں تو دو نمازوں کے مابین ہونے والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، پھر تم اس درمیانی وقفے میں آگ بھڑکاتے ہو، چنانچہ جب پہلی نماز ہوتی ہے وہ منادی ندا دیتا ہے: اے آدم کے بیٹو! اٹھو، تم نے اپنے اوپر جو آگ بھڑکائی ہے اسے ٹھنڈا کر لو تو وہ اٹھتے ہیں پاکیزگی حاصل کرتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں تو دونوں نمازوں کے درمیانی گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اور جب عصر کا وقت ہوتا ہے، پھر اسی طرح ہوتا ہے، مغرب کے وقت بھی یہی کچھ ہوتا ہے اور عشاء کو بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ بعد ازاں وہ اس حالت میں سوتے ہیں کہ ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، پھر فرمایا: اس کے بعد کچھ لوگ تو نیکی اور خیر میں رات گزارتے ہیں اور کئی برائی اور شر میں۔''

[المعجم الكبير للطبراني: 10/141، حديث: 10252، والسلسلة الصحيحة، حديث:2520]

اگر سارے لوگ آپ جیسے ہو جائیں تو......

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ عصر کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ ان کو سزا دینے کے لیے نکلے، یہاں تک کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے پاس آ پہنچے۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں یہ نہیں چھوڑوں گا۔ عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو تو میں نے ان کے ساتھ پڑھا ہے جو آپ سے بہت بہتر تھے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

«إِنَّ النَّاسَ لَوْ كَانُوا كَهَيْئَتِكَ لَمْ أُبَالِ»

''بے شک سارے لوگ آپ کی طرح ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔''

[مسند أحمد: 102/4]

یعنی سنت پر ایسے قائم رہنے والے۔ دراصل عمر رضی اللہ عنہ اس لیے سزا دیتے تھے کہ لوگ مکروہ وقت تک نفل نہ پڑھتے رہیں۔

[دیکھیے: السلسلة الصحيحة، تحت الحديث: 3488]

اس کے بعد ساری مصیبتیں ہیچ ہیں!

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آخری ایام میں) لوگوں کے اور اپنے درمیان موجود دروازہ کھولا یا پردہ ہٹایا۔ لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ یہ حسین منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امید ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی انھیں اسی حال میں رکھے گا جو آپ نے ملاحظہ فرمایا، پھر آپ نے فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَيُّمَا أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَتَعَزَّ بِمُصِيبَتِهِ بِي عَنِ الْمُصِيبَةِ الَّتِي تُصِيبُهُ بِغَيْرِي»

''اے لوگو! جس شخص کو یا مومنین میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ کسی پہنچنے والی مصیبت کا غم ہلکا کرنے کے لیے میری (وفات کی) وجہ سے پہنچنے والی مصیبت کو یاد کرلے کیونکہ میری امت کے کسی فرد کو میری وفات کی مصیبت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔''

[سنن ابن ماجه، حدیث: 599 اور دیکھیے السلسلة الصحيحة، حدیث: 1106]

خلیفۂ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے کا جرم؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما غزوہ ذی العشیرہ میں اکٹھے تھے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

«يَاأَبَاتُرَابٍ! أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟

''اے ابو تراب! کیا میں تمھیں دو شقی ترین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا:

«أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ عَلٰى هٰذِهِ حَتّٰى تَبْتَلَّ هٰذِهِ مِنَ الدَّمِ - يَعْنِي لِحْيَتَهُ»

''ثمود کا اُحیمر جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا اور دوسرا وہ شخص جو تیری کھوپڑی پر وار کرے گا حتیٰ کہ تیری داڑھی تر ہو جائے گی۔''

[مسند أحمد:4/263، والسلسلة الصحيحة، حديث:1743]

توحید تو ضروری ہے......!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے پاس توحید کے سوا کوئی بھی اچھائی نہیں تھی۔ جب اس کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، جب کوئلہ بن جاؤں تو پیسنا، پھر (راکھ) آندھی والے دن آدھی ہوا میں اڑا دینا اور آدھی سمندر کی نذر کر دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے پکڑ لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا کہ جہانوں میں سے کسی کو بھی نہ دیا ہو گا۔ جب وہ فوت ہوا تو اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے خشکی اور سمندر کو (اسے اکٹھا کرنے کا) حکم دیا تو وہ اللہ کے سامنے پیش ہو گیا۔ اللہ عزوجل نے اس سے سوال کیا: ابنِ آدم! جو تم نے وصیت کی تھی اس پر تمھیں کس نے ابھارا؟ وہ عرض کرنے لگا: میرے رب! تیرے خوف کی وجہ سے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس وجہ سے معاف کر دیا۔ جبکہ توحید کے سوا اس نے کوئی بھی نیکی کا کام نہیں کیا تھا۔

[مسند أحمد:304/2، والسلسلة الصحيحة، حديث:3048]

مذکورہ روایت صحیح بخاری و مسلم میں بھی ہے اور بڑی مشہور ہے۔

مگر اس حدیث کے یہ الفاظ شاید آپ کے لیے نئے ہوں:

«لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ»

”اس نے توحید کے سوا کوئی بھی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔“

[صحيح البخاري، حديث: 3478،
وصحيح مسلم، حديث:2756]

غیروں کی زبان سیکھنے کا نبوی ﷺ پہلو

رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«تَعَلَّمْ كِتَابَ الْيَهُودِ فَإِنِّي لَا آمَنُهُمْ عَلَىٰ كِتَابِنَا»

''یہود کی (زبان اور) تحریر سیکھو، بے شک میں اپنی تحریر کے بارے میں انھیں قابل اعتماد نہیں سمجھتا۔''

یعنی یہود مفہوم بتانے میں یا ہماری بات پہنچانے میں کمی بیشی کریں گے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مدینہ تشریف لانے کے بعد آپ علیہ السلام نے یہ حکم نامہ جاری فرمایا۔ اور میں نے پندرہ دن کے اندر اندر ان کی زبان سیکھ لی۔ میں ہی نبی ﷺ کے مکتوب گرامی لکھا کرتا تھا۔ اور ان کی کتابیں آپ ﷺ کو پڑھ کر سناتا۔

[سنن أبي داود، حديث: 3645، والسلسلة الصحيحة، حديث: 187]

186

بڑھاپے سے پہلے بڑھاپا!!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی تھی:

« اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ، وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ الْمَشِيبِ، وَمِنْ وَلَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ رَبًّا، وَمِنْ مَالٍ يَكُونُ عَلَيَّ عَذَاباً، وَمِنْ خَلِيلٍ مَاكِرٍعَيْنُهُ تَرَانِي، وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي، إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَإِذَا رَأَى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا»

''اے اللہ! میں برے ہمسائے سے پناہ مانگتا ہوں اور ایسی بیوی سے بھی جو بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے، ایسی اولاد سے جو میری فرمانروا بن جائے اور ایسے مال سے جو باعثِ عذاب بن جائے اور ایسے چالاک دوست (سے بھی پناہ مانگتا ہوں) جس کی آنکھ مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہوتی ہے اور اس کا دل میری نگرانی کر رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ کوئی اچھائی دیکھے تو اسے چھپا لے اور جب کوئی نقص دیکھے تو اسے پھیلا دے۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث: 3137، والطبراني في الدعاء: 420/1]

عیادت کے لیے خوش کن الفاظ

رسول اللہ ﷺ سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ بیماری کی شدت سے تڑپ رہی ہیں۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ، فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ»

''ام علاء! آپ خوش ہو جائیں!! مسلمان کو مرض لاحق ہو تو اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہ ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کو میل کچیل سے صاف کر دیتی ہے۔''

[سنن أبي داود، حديث:3092، والسلسلة الصحيحة، حديث:714]

مسلمان، ایک دوسرے کے ساتھ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ، مِثْلُ الْجَمَلِ الْأَلِفِ الَّذِي إِنْ قِيدَ انْقَادَ، وَإِنْ سِيقَ انْسَاقَ، وَإِنْ أَنَخْتَهُ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ»

''مومن بڑے روادار اور نرم خو ہوتے ہیں۔ ایسے اونٹ کی طرح جو بڑا مانوس ہوتا ہے۔ اسے جس طرف لے جایا جائے وہ چل پڑتا ہے، اسے ہانکا جائے تو وہ ہانکا جاتا ہے (اڑیل اور ضدی نہیں ہوتا) اگر آپ اسے کسی چٹان پر بھی بٹھادیں تو بیٹھ جاتا ہے (حالانکہ چٹان پر بیٹھنا اس کے لیے دشوار ہوتا ہے۔)''

[شعب الإيمان للبيهقي: 447/10، حديث: 7777، و السلسلة الصحيحة، حديث: 936]

اگر ایسا ہونا ہوتا تو ہو جاتا!

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث ہے کہ میں نے 10 سال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میں نے آپ علیہ السلام کے کسی کام میں سستی کا مظاہرہ کیا یا سرے سے کر ہی نہ سکا تو آپ نے مجھے ملامت نہیں کی۔ یہاں تک حدیث تو عموماً سب لوگ جانتے ہیں لیکن یہاں مطلوب اگلا حصہ ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت بھی کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہی فرماتے:

«دَعُوهُ، فَلَو قُدِّرَ (أَوْ قَالَ: لَوْ قُضِيَ) أَنْ يَكُونَ كَانَ»

”اسے کچھ نہ کہو! اگر یہ کام مقدر میں ہوتا یا یہ فرماتے کہ پورا ہونا ہوتا تو ہو جاتا۔“

[مسند أحمد:231/3]

ہوس کے پجاری

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا طَلَّقَهَا، وَذَهَبَ بِمَهْرِهَا، وَرَجُلٌ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً، فَذَهَبَ بِأُجْرَتِهِ وَآخَرُ يَقْتُلُ دَابَّةً عَبَثًا»

”اللہ کے ہاں بڑے گنہگاروں میں سے ایک شخص وہ ہے جس نے کسی خاتون سے شادی کی اور اس سے ہوس پوری کر کے اسے طلاق دے دی اور اس کا حق مہر بھی لے گیا۔ ایک شخص وہ ہے جس نے کسی شخص سے کام لیا مگر اس کی مزدوری یا اجرت لے دوڑا۔ اور ایک وہ شخص جس نے کسی جانور کو بے مقصد ذبح (یا شکار) کیا۔“

[المستدرك للحاكم: 182/2، والسلسلة الصحيحة: 999]

دنیا کا ماہر......آخرت سے غافل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

«إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِالدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِالْآخِرَةِ»

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایسے شخص سے نفرت کرتا ہے جو اکھڑ مزاج متکبر ہو، (کھا کھا کر) جس کا جسم پھول چکا ہو، بازاروں میں فضول باتیں کرتے جس کا وقت گزرتا ہو، جو رات بھر مردہ لاش کی طرح (غافل پڑا رہتا) ہو، دن کو گدھے کی طرح (دنیا کے دھندوں میں لگا رہتا) ہو، دنیا کا تو خوب علم رکھتا ہو مگر آخرت کے معاملے میں بالکل جاہل ہو۔

[صحيح ابن حبان: 1/274، والسنن الكبرىٰ للبيهقي: 10/194، والسلسلة الصحيحة، حديث: 195]

خوشنودی اللہ کی یا لوگوں کی؟

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَرْضَى اللّٰهَ بِسَخَطِ النَّاسِ، كَفَاهُ اللّٰهُ النَّاسَ، وَمَنْ أَسْخَطَ اللّٰهَ بِرِضَى النَّاسِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ»

''جس شخص نے لوگوں کی ناراضی مول لے کر اللہ کی رضا حاصل کر لی تو اللہ اس کی طرف سے لوگوں کو کافی ہو جائے گا (لوگ بھی بالآخر راضی ہو جائیں گے یا ان کی ناراضی اسے نقصان نہیں پہنچائے گی) اور جس نے لوگوں کو راضی تو کر لیا مگر اللہ کو ناراض کر لیا تو ایسے شخص کو اللہ لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ (وہ بھی خوش نہیں ہوتے۔)''

[السلسلة الصحيحة، حديث:2311، وصحيح ابن حبان: 511/1، حديث:277]

اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھی شخص اللہ کی رضا کے لیے اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے آتا ہے تو آسمان سے ایک منادی یہ ندا دیتا ہے: ”تو نے اچھا کام کیا اور تیرے لیے عمدہ جنت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کی عظیم سلطنت میں فرماتے ہیں:

«عَبْدِي زَارَ فِيَّ، وَعَلَيَّ قِرَاهُ، فَلَمْ أَرْضَ لَهُ بِقِرًى دُونَ الْجَنَّةِ»

”میرے بندے نے میری خاطر (اپنے بھائی سے) ملاقات کی ہے۔ اس کی مہمان نوازی میرے ذمے ہے۔ اور میں اس کے لیے بطور مہمان نوازی صرف اور صرف جنت ہی پسند کرتا ہوں۔“

[مسند أبي يعلى: 166/7، حديث: 4140، والسلسلة الصحيحة، حديث: 2632]

آنکھ دکھ رہی ہے اور آپ کھجور کھا رہے ہیں؟

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ روٹیاں اور کھجوریں رکھی گئی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ''قریب ہو جائیں اور کھائیں تو میں کھجوریں کھانے لگ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ»

''آپ کھجوریں کھا رہے ہیں، جبکہ آپ کی آنکھ دکھ رہی ہے!''

یہ سن کر میں نے عرض کی: میں کھجور کو دوسری جانب سے چبالوں گا۔ اس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔

[سنن ابن ماجہ، حدیث:2793]

خرچ کر کے بھی عزت کا دفاع کرنا پڑے تو کریں!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ذُبُّوا بِأَمْوَالِكُمْ عَنْ أَعْرَاضِكُمْ»

''اپنے مالوں کے ذریعے سے اپنی عزتوں کا دفاع کرو۔''

صحابہ نے عرض کی: ہم ایسا کیسے کریں؟ فرمایا:

«يُعْطَى الشَّاعِرُ وَمَنْ تَخَافُونَ مِنْ لِسَانِهِ»

''شاعر (قسم کے لوگوں) کو اور جن کی زبان سے تمھیں (عزت کی پامالی کا) اندیشہ ہے انھیں کچھ دے دیا جائے۔''

[السلسلة الصحيحة، حديث: 1461،
والمقاصد الحسنة للسخاوي: 341/1]

ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کراؤں گا!

سیدنا مُنَیذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ:

''جس شخص نے صبح کے وقت کہا:''

«رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَأَنَا الزَّعِيمُ، لَآخُذَنَّ بِيَدِهِ حَتّٰى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ»

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر دل و جان سے راضی ہوں۔ ایسے شخص کا میں ضامن ہوں۔ میں ضرور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کروں گا۔''

[الترغيب والترهيب:1/160، حديث:657، والسلسلة الصحيحة، حديث:2686]

جنت میں ''جمعہ بازار''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ......»

''جنت میں ایک بازار ہوگا۔ جنتی ہر جمعہ کو وہاں آئیں گے۔ وہاں شمال سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر پڑے گی تو ان جنتیوں کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ اس حال میں جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئیں گے تو وہ کہیں گے: ''اللہ کی قسم! تم ہمارے بعد حسن و جمال میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہو تو جنتی اپنی ازواج سے کہیں گے اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمھارے حسن و جمال میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے۔''

[صحیح مسلم، حدیث: 2833]

دشمن کے تسلط کا ایک سبب

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا:

«وَإِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ، وَأَنْتُمْ وُلَاتُهُ مَالَمْ تُحْدِثُوا أَحْدَاثًا، فَإِذَا فَعَلْتُمْ، سَلَّطَ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ، فَيَلْحَتُوكُمْ كَمَا يُلْحَتُ الْقَضِيبُ»

''یقیناً یہ (خلافت کا) معاملہ ہمیشہ تمھارے ہاتھ میں رہے گا اور تم ہی اس کے نگران رہو گے جب تک تم نے نئی نئی چیزیں (دین میں) داخل نہ کرلیں اور جب تم نے ایسا کیا تو تم پر برے لوگ مسلط ہو جائیں گے، پھر وہ تمھیں ایسے چھیل کر رکھ دیں گے جیسے گنے وغیرہ کو چھیلا جاتا ہے۔''

[كتاب السنة لابن أبي عاصم، حديث: 1119]

حسنِ خاتمہ!

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«...... وَالْكَفَّارَاتُ: الْمَكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ. وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»

”اور کفارات سے مراد یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، با جماعت نماز میں شریک ہونے کے لیے پیدل چلنا اور ناپسندیدہ اوقات میں مکمل وضو کرنا۔ اور جو شخص یہ کام کرے گا بھلائی کے ساتھ ہی زندہ رہے گا اور بھلائی پر ہی فوت ہو گا اور اس کے گناہ ایسے (صاف ہو جائیں گے) جیسے وہ اس دن تھا، جب اس کی پیدائش ہوئی تھی۔

[جامع الترمذي، حديث: 2580]

200

اللہ کے انعام سے مکمل ہوا کام......!

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز اچھی لگتی تو آپ یہ کلمات ادا کرتے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ»

”اللہ ہی کا شکر ہے جس کے انعام سے معاملات اور امور پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔“

[سنن ابن ماجه، حديث: 3803، والسلسلة الصحيحة، حديث: 265]

مشہور تابعی ابو سلام رحمہ اللہ حمص کی مسجد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ملے۔ ان سے عرض کرنے لگے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی حدیث سنائیں جو صرف آپ ہی نے سنی ہو دوسرے لوگوں نے نہ سنی ہو۔ انہوں نے حدیث سنائی جو زیر نظر کتاب کی پہلی حدیث ہے۔

دراصل یہی جذبہ اس کتاب کی تیاری میں کارفرما رہا کہ ایسی احادیث شائع کی جائیں جنہیں لوگوں کی اکثریت نہیں جانتی، تاکہ وہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دلچسپی لیں۔ اے کاش! سنتیں اور حدیثیں ہماری مجلسوں کی زینت، اخلاق کا ضابطہ، تعلیم کا نصاب اور ملک کا قانون بن جائیں۔

آپ بھی اس میں کردار ادا کر سکتے ہیں......

12 عثمان غنی رضی اللہ عنہ روڈ سنت نگر، لاہور 042-37249678